نعتیہ شعری مجموعہ

آبشار رحمت

تخلیق کار

عثمان مونڈھوی

یہ اک کھلی کتاب ہے راز نہاں نہیں
رحمت مرے رسول کی بولو کہاں نہیں

زندگی گزاریںگے جو نبی کی سنت میں
حشر میں نہائینگے آبشارِ رحمت میں

آبشارِ رحمت

تخلیق کار

محمد عثمانؔ (ترکی) مونڈھوی

کوائف

کتاب کا نام	:	آبشار رحمت
مصنف کا نام	:	محمد عثمان مونڈھوی
تخلص	:	عثمآن
سالِ اشاعت	:	۲۰۱۱ء
زیر اہتمام	:	حافظ مسرور احمد
تعداد	:	۴۰۰
ناشر	:	محمد عثمان
کمپوزنگ	:	حافظ مسرور احمد
قیمت	:	۱۰۰ روپے

☆کتاب ملنے کے پتے☆

۱۔ محمد عثمان — مونڈھا ائمہ، ضلع جے۔پی۔نگر (امروہہ)

۲۔ محمد سلمان — انڈا مرچنٹ مونڈھا والے پاکبڑا، ضلع مرادآباد

۳۔ حافظ مسرور احمد — محلّہ ملانہ، امروہہ، ضلع جے۔پی۔نگر

۴۔ جمال کتب خانہ، ہاشمی مارکیٹ، کیلسا روڈ، پاکبڑہ، ضلع مرادآباد

انتساب

میرے والدین

کے نام جن کی شفقت اور پر خلوص

دعاؤں نے مجھے یہ مقام عطا فرمایا۔

میرے استاد مکرم

جناب مولوی مرغوب احمد مونڈھوی

کے نام جن کی مشفقانہ اور ہمدردانہ

تربیت نے مجھ حقیر اور ناچیز کو

اس مقام تک پہنچایا۔

یہ کتاب

اتر پردیش اردو اکادمی لکھنؤ

کے

مالی اشتراک سے شائع ہوئی

مصباح احمد صدیق

امروہہ

پیش لفظ

دنیا میں ہر مومن مسلمان مرد و عورت کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے آقا سرور کائنات، فخر موجودات امام الانبیا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کرے کیونکہ یہی اس کا سرمایۂ آخرت اور نجات اخروی کا ذریعہ ہے۔ اس تعریف و توصیف کو باقاعدہ عروض کے قواعد و ضوابط کے ساتھ کیا جائے تو یہی 'نعت شریف' کہلاتی ہے۔ اگرچہ نعت لکھنا دنیا کا مشکل ترین اور آسان ترین مرحلہ ہے، کیونکہ نعت لکھنا ایک تیز دھار تلوار پہ چلنے کے مترادف ہے۔ یہاں شاعری کی دیگر اصناف کی طرح افراط و تفریط دونوں ہی خطرے سے بھری ہیں، اور خطرہ بھی جان و مال اور عزت و آبرو کا نہیں ایمان کا ہے۔ عرفی شیرازی نے نعت گوئی ایک مشکل ترین صنف ہونے کو بڑے خوبصورت انداز میں اس طرح کہا ہے:

عرفی مشتاب این رہِ نعت است نہ صحرا است — آہستہ کہ رہ بر دم تیغ است قدم را

یا اسی نعت میں وہ کہتا ہے:

ہشدار کہ نتواں بہ یک آہنگ سرودن — نعتِ شہِ کونین و مدیح کے و جم را

لیکن اس کے باوجود تمام عالم کے مسلمان شعرا نعت کہتے ہیں۔ ان میں بعض شعرا تو وہ ہیں جو عالم و فاضل ہیں، اپنی اپنی زبان میں شاعری کرنے پر قدرت رکھتے ہیں، اپنے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے خاص حد تک واقف ہیں۔ بعض شعرا ایسے بھی ہیں جو عالم و فاضل نہ ہونے کے باوجود فن شاعری کے تمام اصول و ضوابط سے بخوبی واقف ہیں،

یہ کتاب

اتر پردیش اردو اکادمی لکھنؤ

کے

مالی اشتراک سے شائع ہوئی

مصباح احمد صدیق

امروہہ

پیش لفظ

دنیا میں ہر مومن مسلمان مرد و عورت کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے آقا سرور کائنات، فخر موجودات امام الانبیا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کرے کیونکہ یہی اس کا سرمایۂ آخرت اور نجات اخروی کا ذریعہ ہے۔ اس تعریف و توصیف کو باقاعدہ عروض کے قواعد وضوابط کے ساتھ کیا جائے تو یہی 'نعت شریف' کہلاتی ہے۔ اگرچہ نعت لکھنا دنیا کا مشکل ترین اور آسان ترین مرحلہ ہے، کیونکہ نعت لکھنا ایک تیز دھار تلوار پہ چلنے کے مترادف ہے۔ یہاں شاعری کی دیگر اصناف کی طرح افراط و تفریط دونوں ہی خطرے سے بھری ہیں، اور خطرہ بھی جان و مال اور عزت و آبرو کا نہیں ایمان کا ہے۔ عرفی شیرازی نے نعت گوئی ایک مشکل ترین صنف ہونے کو بڑے خوبصورت انداز میں اس طرح کہا ہے:

عرفی مشتاب این رہِ نعت است نہ صحرا است　　　　آہستہ کہ رہ بردم تیغ است قدم را

یا اسی نعت میں وہ کہتا ہے:

ہشدار کہ نتواں بہ یک آہنگ سرودن　　　　نعتِ شہِ کونین و مدیح کے و جم را

لیکن اس کے باوجود تمام عالم کے مسلمان شعرا نعت کہتے ہیں۔ ان میں بعض شعرا تو وہ ہیں جو عالم و فاضل ہیں، اپنی اپنی زبان میں شاعری کرنے پر قدرت رکھتے ہیں، اپنے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے خاص حد تک واقف ہیں۔ بعض شعرا ایسے بھی ہیں جو عالم و فاضل نہ ہونے کے باوجود فن شاعری کے تمام اصول وضوابط سے بخوبی واقف ہیں،

اور اپنے مدنی آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کا بھی خاصا علم رکھتے ہیں اور پوری سادہ لوحی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعت کہنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ میرا ایمان وعقیدہ ہے کہ اللہ رب العزت کی بارگاہ اور دربارِ رسالت مآب میں ان شعرا کا کلام ضرور مقبول ہوگا۔ اس کی وجہ یہ کہ وہ ایسا کرنے میں کسی سے اپنی ستائش کی تمنا نہیں رکھتے بلکہ صرف اپنی عقیدت کے گلدستے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور بس۔

اسی طرح مقبولِ بارگاہِ خداوندی اور دربارِ محمدیؐ سے شرف پائے ہوئے ایک شاعر شاعر جناب محمد عثمان صاحب عثمانؔ ساکن مونڈھا ائمہ ضلع جے۔ پی۔ نگر (امروہہ) ہیں، جو بقول خود، کوئی عالم یا فاضل تو نہیں ہیں، لیکن علما اور فضلا کے خوشہ چین ضرور ہیں۔ میرے ایک مخلص وکرم فرما دوست جناب حافظ مسرور احمد صاحب کی وساطت سے آپ کا نعتیہ مجموعۂ کلام میرے پاس اس غرض سے لایا گیا کہ میں اس پر کچھ لکھوں۔ میں اپنی مصروفیات کی بنا پر کافی دنوں تک عثمانؔ صاحب کے مسودہ کو نہیں دیکھ سکا، حافظ مسرور احمد صاحب کے یاد دلانے پر میں نے موصوف کے نعتیہ مجموعۂ کلام کو دیکھنا شروع کیا اور اسکو بغور اول سے آخر تک پڑھا۔ جیسے جیسے میں اسے پڑھتا گیا مجھے محسوس ہوتا گیا کہ عثمانؔ صاحب کا کلام پوری طرح سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، ان سے بے پناہ عقیدت اور والہانہ جذباتی لگاؤ کا جیتا جاگتا نمونہ ہے، اور بعض اشعار کی جذباتیت میں تو میں ایسا کھو گیا کہ بس مزہ ہی آگیا۔ ایک مرتبہ تو ایسا لگا گویا میں خود دربارِ رسالت مآب میں حاضر ہوں اور آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی جاری ہے، ذہن ودل پوری طرح محوِ نظارہ ہیں اور زبان گنگ ہے۔

میں نے جو کچھ بھی عثمان صاحب اور ان کی نعتیہ شاعری کے بارے میں لکھا ہے قارئین اس کی صحت کا اندازہ بذات خود ان کے نعتیہ مجموعہ کو پڑھ کر لگا سکتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ شاعری میں جو مقام انہیں حاصل ہے وہ ان کی اپنی محنت اور لگن اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے والہانہ لگاؤ کا ثمرہ ہے۔ موصوف نے بالکل سیدھے سادے انداز میں اپنے دل کی بات کہی ہے، جو اپنا ایک الگ ہی مزہ رکھتی ہے۔ میرے نزدیک زیادہ بناؤ سنگھار بھی حسن کی سادگی کو ختم کر دیتا ہے۔ آخر میں میں جناب عثمان صاحب کے نعتیہ مجموعۂ کلام سے چند اشعار منتخب کر کے یہاں درج کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت اس نعتیہ مجموعہ کو اپنی اور آقائے مدینہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرما کر عثمان صاحب کے لئے توشۂ آخرت بنا دے۔ آمین۔ آپ کے نعتیہ مجموعے کے چند منتخب اشعار درج ذیل ہیں:۔

قبول پیش خدا کیا وہ بندگی ہوگی　　نہ جس میں شامل ادائے محمدی ہوگی

ہے یقیں رحمت حق ادھر جائے گی　　آپ کہدیں گے محفل میں اپنا جسے

اے صبا تو مدینہ اگر جائے گی　　عرض کرنا ہمارا بھی حالِ زبوں

مرحبا صلِّ علیٰ معجز نمائی آپکی　　ہو گیا ٹکڑے قمر پڑھنے لگے کلمہ صنم

تیرے ہم رتبہ تو عالم میں کوئی دائی نہیں　　اے حلیمہ ناز کر خوش بخت اپنے بخت پر

مصباح احمد صدیقی
گھیر مناف، امروہہ

Misbah Ahmad Siddiqi
Gher Munaf, Amroha

عثمانؔ مونڈھوی کی نعت گوئی

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم، اما بعد:

اصناف سخن میں نعت ایک ایسی صنف ہے جو شاعر کی ذہنی تسکین کے ساتھ ساتھ حشر میں اس کی نجات کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ نعت شریف کی ابتدا سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے کئی سو برس پہلے ہو چکی تھی۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دنیا میں تشریف آوری سے کئی سو برس پہلے تبّعؑ نامی بادشاہ نے مدینہ منورہ پر چڑھائی کی، اس وقت وہ مقدس شہر یثرب کے نام سے جانا جاتا تھا۔ مدینہ والوں نے تبّعؑ کی فوج کا جم کر مقابلہ کیا، دونوں فریقوں کے درمیان دن بھر خون ریز جنگ ہوتی اور شام کو مدینہ منورہ کے فوجی تبّعؑ کی فوج کے زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے۔ بادشاہ ان کے اس عمل سے بہت متأثر ہوا، نیز اپنی فوجی کارروائی بند کرنے پر مجبور ہو گیا۔ جنگ بندی کے بعد مدینہ والوں نے کہا: 'تم کبھی اس شہر کو فتح نہیں کر سکتے'۔ بادشاہ نے سبب معلوم کیا تو بتایا گیا کہ اس شہر میں اللہ کے آخری نبی تشریف لائینگے۔ اس خبر کے بعد بادشاہ کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عقیدت پیدا ہو گئی، تب ہی اس نے نعت کے اشعار کہے اور ان لوگوں کے حوالے کر دئے کہ جب وہ آخری نبیؐ اس شہر میں تشریف لائیں تو ان کی خدمت میں پیش کر دینا۔ بس تب سے آج تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر چاہنے والے نے نعت شریف کے ذریعہ اپنی عقیدت کا اظہار کر کے اپنے نامۂ اعمال میں بے شمار نیکیوں کا اضافہ کیا ہے۔ ان خوش نصیب شاعروں کی فہرست میں جناب عثمانؔ مونڈھوی

صاحب نے بھی اپنا نام درج کرالیا ہے۔ زیر نظر کتاب ''**آبشارِ رحمت**'' اس بات کا کھلا ثبوت ہے۔ اس کا ایک ایک شعر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، عقیدت، وابستگی اور آپ کے بلند اخلاق، انمول ہدایات اور پاکیزہ اوصاف کی ترجمانی کر رہا ہے۔ اس مجموعے کی تمام ترنعتیں ایک طرف تو لوازمات شعری اتار چڑھاؤ کا نمونہ پیش کر کے باذوق قارئین خصوصاً اہلِ فن کو اپنی طرف متوجہ کر رہی ہیں تو دوسری طرف شاعر کے صحیح العقیدہ ہونے کا ثبوت بھی دے رہی ہیں مثلاً:

سر محشر رہیں گے رحمت داور سے وابستہ
وہ جنکی زندگی ہے شافع محشر سے وابستہ

نہیں دل وہ جسمیں الفت شہ دوجہاں نہیں ہے
نہیں ذکر انکا جس پر وہ زباں زباں نہیں ہے

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو شعرا حضرات نے اپنے اپنے شعروں میں بیان کیا ہے۔ شب معراج اور شق القمر کے معجزے ایسے ہیں جنہیں قریب قریب ہر شاعر نے قلم بند کیا ہے۔ بہت سے معجزات تو ایسے ہیں جو عام شاعروں کے قلم کی زد میں نہیں آسکے، انہیں معجزات میں سے چند معجزات کی طرف عثمان صاحب نے بڑے دل پذیر اسلوب میں اشارہ کیا ہے، مثلاً:

نہ کیوں سیراب کرتا اک پیالہ اہل صفہ کو
کنکشن کردیا جب ساقئ کوثر نے کوثر سے

ضربِ عالی جاہ سے نکلی جو پتھر سے ضیا
فتح قیصر اور کسریٰ کے نظارے ہو گئے

ہاتھ میں دیکھی چھری جب سَرورِ کونین کے
کر دیا اونٹوں نے بڑھکر پیش ہدیہ جان کا

اس شعری مجموعہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ شاعر کسی بھی شعر میں حصار عقیدت سے باہر نظر نہیں آ رہا ہے۔ اس نے جو کچھ بھی بیان کیا ہے وہ قرآن وحدیث کی پابندیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے بیان کیا ہے، یقیناً یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور عند اللہ مقبولِ ہونے کی علامت ہے۔ مثلاً:

ذات خیر البشر ہے تو بس آپ کی　　　ہر ادا معتبر ہے تو بس آپ کی
دوست کیا دشمنوں کے بھی غمخوار ہیں　　　عام رحمت اگر ہے تو بس آپ کی

آپ کہہ دینگے محشر میں اپنا جسے　　　ہے یقیں رحمت حق ادھر جائے گی
عرض کرنا ہمارا بھی حال زبوں　　　اے صبا تو مدینہ اگر جائے گی

جو بھی عشق شہ بطحا میں فنا تک پہنچے　　　سچ تو یہ ہے کہ وہی لوگ بقا تک پہنچے
طور تک پہنچے کوئی چوتھے سماں تک پہنچے　　　میرے آقا کے قدم عرش علیٰ تک پہنچے

پھول کی نسبت جب تک شاخ سے رہتی ہے وہ اپنی خوشبو سے فضا کو معطر کئے

رہتا ہے، بلب کی نسبت جب تک بجلی سے رہتی ہے وہ اجالا لٹاتا رہتا ہے۔ جب تک ایک ایمان والے کی نسبت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے رہے گی وہ اسی طرح اپنے اشعار کے ذریعہ لوگوں کے ایمان کو تازگی بخشتا رہے گا۔

خیر کا طالب:

دردؔ دہلوی

موبائل :09891195087

باسمہ تبارک و تعالی

جناب محمد عثمان صاحب عثمآن مونڈھوی سے میری شناسائی تو الحمد للہ کافی وقت سے ہے، لیکن ان کی بلند پایہ شاعری سے میں اس وقت سے آشنا ہوا جب انہوں نے میرے مدرسے کے لئے ایک ترانہ لکھ کر دیا تھا۔ ان کا نعتیہ مجموعہ، جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، یہ سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک اور حسین و دلکش نعتوں کا مجموعہ ہے۔ جب اس نعتیہ مجموعہ کے مسودہ کو پڑھنے کا شرف حاصل ہوا تو مجھے ایک عجیب قلبی سکون اور ایک عجیب روحانی لذت حاصل ہوئی، اور اندازہ ہوا کہ محترم عثمآن صاحب کا مقام محض شاعرانہ اور ادیبانہ ہی نہیں بلکہ عارفانہ بھی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ موصوف نے عاشقانہ انداز میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی فرما کر دربار نبویؐ میں پذیرائی حاصل کی ہے، اور دنیا اور آخرت کی بھلائی سے اپنے دامن کو پُر کر لیا ہے، نیز جہاں موصوف نے نعت و منقبت پر قلم اٹھانے کا شرف حاصل کیا ہے وہیں نظموں اور غزلوں سے بھی معاشرہ کی اصلاح کا کام احسن طریقہ پر انجام دیا ہے۔ موصوف قادر الکلام شاعر ہیں، رباعی، مخمس اور مسدس پر بھی ان کو قدرت حاصل ہے۔ انہوں نے اردو کی تہذیب و روایت سے استفادہ کرتے ہوئے شاعری کی تعمیر کو پختگی دی ہے، اور فکر نو کے رنگ و روغن سے سجایا اور سنوارا ہے، جس سے شعری روایت کی وقعت میں اضافہ ہوا ہے۔ میرا یقین ہے کہ ''آبشار رحمت'' جو رحمت للعالمین کی نعتوں کا مجموعہ ہے، اور جس کے ایک ایک شعر سے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ٹپک رہا ہے، مقبول خاص و عام ہوگا اور اس مجموعہ کا فیض عام ہوگا۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالی عثمآن صاحب کو مزید ترقیات سے سرفراز فرمائے، عشق نبویؐ سے سرشار فرمائے اور موصوف کے مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ (آمین)۔

(مولوی) سید محمد اطہر صاحب، بلہ مزرع، پہسٹ چوسانہ، ضلع مظفر نگر، یو۔ پی۔

موبائل: 8650691518

عرض مؤلف

اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بڑا لطف و کرم اور احسان ہے کہ اس نے مجھے میری علمی بے بضاعتی کے باوجود حمد و نعت گوئی کی صلاحیت عطا فرمائی۔ یہ ایک حقیقت ہے جس کا اظہار میں بغیر کسی تواضع اور کسر نفسی کے قارئین کے سامنے کر رہا ہوں، جیسا کہ میرے شخصی تعارف سے ظاہر ہے۔ میری پیدائش ضلع جے۔ پی۔ نگر (امروہہ) کے گاؤں مونڈھا ائمہ میں اکتوبر ۱۹۴۸ء میں ہوئی۔ میری تعلیم کی ابتدا میرے گاؤں ہی میں ہوئی جہاں پرائمری اسکول اور مدرسہ دونوں ہی تھے۔ لہٰذا ابتدائی اردو سیکھنے کا موقع مجھے اسکول میں منشی جمیل احمد مرحوم سے ملا۔ اس کے بعد مدرسہ قادر العلوم میں حضرت مولانا مرغوب احمد رحمۃ اللہ علیہ (والد ماجد جناب حافظ مسرور احمد صاحب) سے شرف تلمذ حاصل ہوا جنہوں نے مجھے ابتدائی فارسی کا درس دیا۔ ابتدائی تعلیم مکمل ہونے کے بعد مجھے امروہہ شہر میں واقع مدرسہ اسلامیہ، جامع مسجد، امروہہ میں داخل کرا دیا گیا، جہاں میری علمی تربیت میرے مشفق استاد حضرت مولانا منظور احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔ میری بدقسمتی یہ رہی کہ میں اپنی تعلیم مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ میں زیادہ دیر جاری نہ رکھ سکا۔ میری دادی مرحومہ نے مجھے غایت محبت کی وجہ سے پردیس میں نہ رہنے دیا اور واپس گھر بلا لیا۔ اس مختصر سے تعلیمی سفر میں مجھے حضرت مولانا نسیم احمد فریدی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو پڑھنے کا موقع ملا، اور آپ سے بنفس نفیس بھی سننے کی سعادت حاصل ہوئی، بس یہیں سے مجھے شاعری کا ذوق پیدا ہوا۔ ۱۹۷۰ء کے آغاز ہی سے میں نے شعر کہنا شروع کر دئے جو محض ایک نعت

بندی تھی۔اسی زمانہ میں کاروباری سلسلہ سے مجھے امروہہ کے محلّہ لال مسجد میں آنا جانا رہتا تھا، میرے ایک دوست امیر احمد نے میرا شعری ذوق دیکھ کر اس وقت کے ایک مشہور شاعر جناب عارفؔ امروہوی سے میرا تعارف کرایا جن سے میں نے تقریباً تین سال اصلاح لی، لیکن قسمت کی ستم ظریفی کہ عارف صاحب نے ۱۹۷۳ء میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور میری شاعری کا اصلاحی عمل نامکمل رہ گیا۔ عارف صاحب کے انتقال کے بعد میں کسی سے اصلاح نہ لے سکا اور میں نے شعر گوئی کا اپنا سفر جاری رکھا، جسے الحمدللہ میں آج تک جاری رکھے ہوئے ہوں۔ نعت گوئی کا چونکہ مجھے شوق تھا، لہٰذا میں نعتیں کہہ کہہ کر اپنے ہی گاؤں کے میلاد خواں حضرات کو پڑھنے کے لئے دیتا رہا۔ انہی میلاد خواں حضرات میں میرے ایک دوست جناب حاجی عبد الستار مرحوم تھے جو میلاد خواں پارٹی کے روح رواں بھی تھے۔ موصوف ہر موڑ پر میری حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے جس سے مجھے کافی تقویت حاصل ہوئی۔ میرا شعری سفر اسی طرح آگے بڑھتا رہا اور ۱۹۹۲ء سے میں نے مشاعروں میں بھی شرکت شروع کر دی اور رفتہ رفتہ میرا حلقۂ احباب جو شعرا حضرات پر مشتمل تھا وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ مشاعروں میں پڑھی گئی میری نعتوں کی کافی پذیرائی ہوئی، لوگ دور دراز سے مجھے مشاعروں میں شرکت کی دعوت دینے لگے۔ سیلم پور دہلی کے علاقہ کردم پوری میں ایک نعتیہ نشست میں میری ملاقات دردؔ دہلوی صاحب سے ہوئی، موصوف بہت سادہ طبیعت و پرخلوص ہستی ثابت ہوئے۔ کچھ ماہ بعد جعفر آباد میں دردؔ دہلوی کی ترتیب کردہ کتاب ''منتخب نعتیں'' کی رسم اجرا عمل میں آئی۔ مجھے دردؔ صاحب نے حاضری کی دعوت دی، وہاں حضرت مولانا انیس احمد آزادؔ بلگرامی اور دیگر شعرا کو میرا

کلام پسند آیا اور مجھے دہلی میں مشاعرے پڑھنے کا موقع مل گیا۔

نعت گوئی کے ساتھ ساتھ مجھے غزل کہنے کا بھی شوق پیدا ہوا، اس صنف کلام میں بھی میں نے کافی طبع آزمائی کی، جس کی بدولت آج میرے پاس غیر مطبوعہ غزلوں کا اچھا خاصا ذخیرہ موجود ہے، اگر موقع ملا تو انشاء اللہ غزلوں کو بھی شائع کیا جائے گا۔

اس شعری سفر میں جن اچھے اور نام ور شعرا سے میری قربت رہی اُن میں عالمؔ قریشی مرادآبادی، نغمیؔ قریشی مرادآبادی، ایڈووکیٹ جاوید رشید عامرؔ مرادآبادی، ظفر عادلؔ قریشی مرادآبادی، شبابؔ میناٹھیری، ظہیر الاسلام راہیؔ پاکبڑہ اور حاجی عبد الرب تسنیمؔ القادری بھیکن پوری سرِ فہرست ہیں ان حضرات کی محبتوں سے میری شاعری کو کافی تقویت حاصل ہوئی۔

آخر میں قارئین کو میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں نے غزلیں بھی کہیں اور کچھ خاص موضوعات پر نظمیں بھی کہیں لیکن جو اطمینانِ قلب مجھے نعت گوئی سے حاصل ہوا وہ اور کسی صنفِ کلام سے میسّر نہ ہوا آپ حضرات سے التماس ہے کہ آپ اللہ ربُّ العزت سے دعا کریں کہ مجھ جیسے کم علم کی اس حقیر سی محنت کو قبول فرمائے آمین ثم آمین۔

طالبِ دعا عثمانؔ مونڈھوی

آ گیا عثمانؔ تجھ میں نعت گوئی کا شعور
ذہن تیرا نسبت سرکار نے وا کر دیا

اپنی قسمت تو عثمانؔ ایسی نہ تھی
تھی کسی کی دعاء جو اثر کر گئی

حمد پاک

تعریف سب سے پہلے لازم ہے کبریا کی
ہر دو جہاں کی نعمت اُس نے ہمیں عطا کی

ارض و سماں ملائک یعنی یہ ساری خلقت
کرتا ہے ذرّہ ذرّہ تسبیح کبریا کی

سبزہ ہو یا کہ غنچہ خشکی ہو یا تری ہو
ہر چیز سے عیاں ہے قدرت مرے خدا کی

ہے شکر یہ کہ ہم کو انساں بنا دیا ہے
انساں بنا کے دولت ایمان کی عطا کی

کتنا عظیم یا رب لطف و کرم ہے تیرا
پیدا ہمیں کیا ہے امت میں مصطفٰے کی

وہ ربِ لم یزل ہے یکتا و بے بدل ہے
عثمانؔ کس زباں سے ہو حمد کبریا کی

حمد پاک

تو ہی نیا تو ہی کھِوَیا موج تہی تو کنارا ہے

دین دکھی کا مالک میرے تجھ بن کون سہارا ہے

ذات ہے تیری واحد یکتا تیری شان نرالی ہے

جو چاہے پل بھر میں کردے قدرت تیری عالی ہے

عزّت ذلّت تیرے بس میں دے جو تجھے گوارا ہے

انساں حیواں جنّ وملائک سبکی تیرے ہاتھوں لاج

پربت ساگر دھرتی عنبر تیری دیا کے ہیں محتاج

سورج چندا تارے چلتے پا کر ترا اشارہ ہے؟

تو نے یارب انسانوں پر کتنا بڑا احسان کیا

ماٹی کے ادنی پتلے کو سب خلقت سے مہان کیا

کوئی نہیں ہے جسکی سیما تیری دیا وہ دھارا ہے

پنچھی اپنی اپنی سُر میں نغمے تیرے گاتے ہیں

گلشن گلشن تتلی بھنورے تیرے راگ سناتے ہیں

پتہ پتہ ذرّہ ذرّہ جپتا نام تمہارا ہے

ادنی اعلی راجا پرجا سب تیرے ہی بندے ہیں

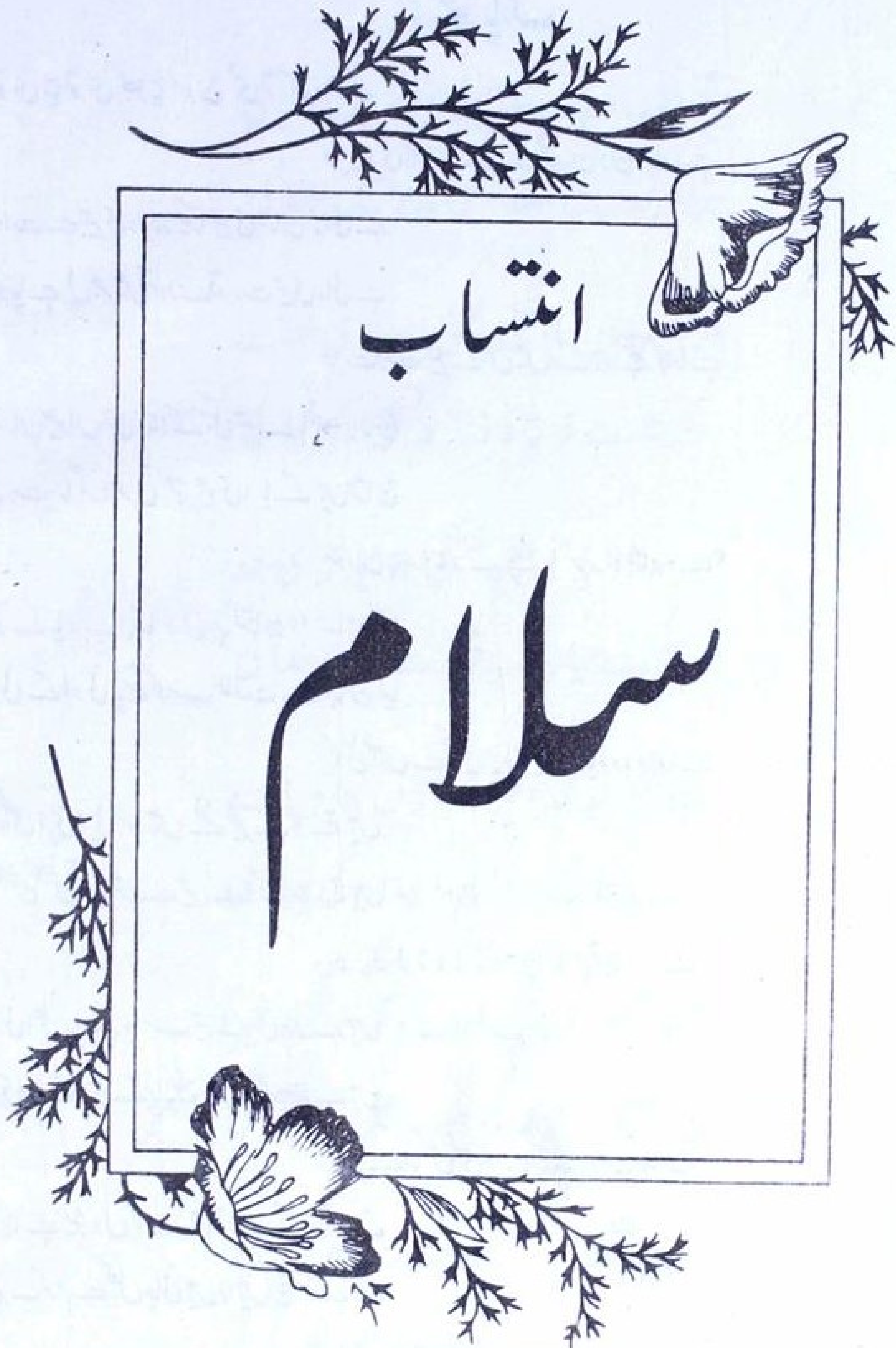
تیری دیا کے بل بوتے پر چلتے سب کے دھندے ہیں

بن تیرے دانا بھی کسی کو دے نہ سکے جگ سارا ہے

دیتا ہے کیڑوں کو روزی تو اندر بھی پتھر کے

تیرے کرم سے کھل جاتی ہیں راہیں بیچ سمندر کے

ایماں ہے عثمانؔ کا تو ہی بے چاروں کا چارا ہے


انتساب
سلام

ساقئ حوض کوثر پہ لاکھوں سلام
شافع روز محشر پہ لاکھوں سلام

دونوں عالم کے رہبر پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے یاور پہ لاکھوں سلام

جسکی توصیف کرتا ہے خود کبریا
ایسے بالا و برتر پہ لاکھوں سلام

جسکا دامن ہے دامانِ فضل خدا
ایسے غمخوار یاور پہ لاکھوں سلام

جس کا مخلوق میں کوئی ثانی نہیں
اس خدا کے پیمبر پہ لاکھوں سلام

جس سے کونین میں روشنی ہوگئی
اس حسین ماہ انور پہ لاکھوں سلام

جس پہ قربان ہیں انبیا مرسلیں
اس حسیں ماہ انور پہ لاکھوں سلام

جس سے مامون و مانوس ہیں غیر بھی
اس وفاؤں کے پیکر پہ لاکھوں سلام

ذات ہے جس کی عثمانؔ وجہ کرم
اس زمانے کے یاور پہ لاکھوں سلام

نگہبان گلشن اسلام پر لاکھوں سلام
سیدالکونین کے ہوں نام پر لاکھوں سلام

جسکی ہے تخلیق تخلیق دو عالم کا سبب
کبریا کے اس حسین انعام پر لاکھوں سلام

یوم میلاد محمدؐ مرحبا صد مرحبا
صبح پر لاکھوں درودیں شام پر لاکھوں سلام

جس کی مستی نے بنایا آدمی کو آدمی
اس مئہ وحدت کے دلکش جام پر لاکھوں سلام

ذکر سے ہوتا ہے جس کے رحمت حق کا نزول
اس نشاط قلب و جاں آرام پر لاکھوں سلام

جس کا دامن ہے پناہ دردمند و بیکساں
اس شفیق النفس دل آرام پر لاکھوں سلام

دشمنوں کے واسطے بھی جو دعا کرتا رہا
اس سراپا صاحب اکرام پر لاکھوں سلام

ذات ہے عثمانؔ جن کی رحمت للعالمیں
ہر گھڑی ہر آن انکے نام پر لاکھوں سلام

رحمت العالمیں تاجدار انام السلام السلام السلام
سیّد المرسلیں شاہ والا مقام السلام السلام السلام

دونوں عالم بدولت بنے آپ کی مظہر شان حق ذات ہے آپ کی
وجہ کون و مکاں دو جہاں کے امام السلام السلام السلام

اب نہ آئے گا دنیا میں کوئی نبی آپؐ ہی کی اطاعت کریں گے سبھی
ہو گئی ختم تم پر رسالت تمام السلام السلام السلام

دیکھ کر حسن احمدؐ کی رعنائیاں ہو گئے حور و غلماں ملک شادماں
تھا زباں پر یہی سب کی جاری کلام السلام السلام السلام

حکم خالق ہے پاس شریعت بھی ہے اور تقاضائے عشق و محبّت بھی ہے
بھیجو پیارے نبیؐ پر درود و سلام السلام السلام السلام

ہے الٰہی یہی آرزوئے دلی اُن کے دربار میں کاش عثمانؔ بھی
یوں کہے دست بستہ بصد احترام السلام السلام السلام

غیر منقوط

ہادی ہر دوسرا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
سارے عالم سے سوا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

ہو گئے آمدِ احمدؐ سے دو عالم مسرور
آئی ہر سو سے صدا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

ہے کرم داورِ عالم کا عطا ہمکو ہوا
مصدرِ علم و ہدیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

ہر گھڑی دل سے کرو وِردِ درود اور سلام
ہر الم کی ہے دوا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

ہو گا مولیٰ کا کرم اور گھر ہو گا ارم
ہے اگر دل کی صدا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

ہو گئے سارے الم دور مٹے دکھ سارے
دل ہے مسرور ہوا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

کسطرح ہووے ادا مدح محمد عثمانؔ
ہم کہاں اور وہ کہاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

السلام اے تاجدار دو جہاں
السلام اے والئی کون و مکاں

السلام اے شافع روز جزا
السلام اے پیشوائے انبیا

السلام اے رحمت للعالمیں
السلام اے مشعل دنیا و دیں

السلام اے ہاشمی عالی نسب
السلام اے مہر تابانِ عرب

السلام اے سبز گنبد کے مکیں
السلام اے عرش کے مسند نشیں

السلام اے ہادئ جنّ و بشر
السلام اے بادشاہ بحر و بر

السلام اے حق کے دلبر السلام
السلام اے کل کے رہبر السلام

السلام اے فخر آدم السلام
السلام اے شان عالم السلام

لیجئے عثمانؔ عاجز کا سلام
یہ بھی ہے اک آپکا ادنی غلام


نعتیں

آفتاب ہاشمی جب جلوہ فرماں ہوگیا
گوشہ گوشہ ہردو عالم کا فروزاں ہوگیا

ہر مَلک حیران وسرگرداں پشیماں ہوگیا
عرش اعظم پر بشر جب حق کا مہماں ہوگیا

میرے آقا کی جدھر نظر عنایت ہوگئی
ذرّہ گوہر ہوگیا صحرا گلستاں ہوگیا

اللہ اللہ عظمت و شانِ غلام مصطفیٰؐ
قیصر وکسریٰ کے ایوانوں میں لرزاں ہوگیا

پھر سے کوئی خالد وفاروق طارق بھیجدے
یا خدا دوچار ذلّت سے مسلماں ہوگیا

زندگی کو اک نئی تابندگی حاصل ہوئی
انکے دیوانوں میں شامل جب سے عثماںؔ ہوگیا

یہ مہر و ماہ کہکشاں ہوا فضا گھٹا سماں
ہیں تمہارے مدح خواں اے تاجدار دو جہاں
جواب آپ کا کہیں
نہیں نہیں نہیں نہیں

خدا کے تم حبیبؐ ہو زمانے کے طبیب ہو
جہان کا نصیب ہو سکونِ دل غریب ہو
شفیق آپ سا نہیں
نہیں نہیں نہیں نہیں

حبیبؐ حق کے محترم جب آئے فرش پر قدم
پکارا جھک کے ہر صنم ہے آپ سا خدا قسم
جہان بھر میں دلنشیں
نہیں نہیں نہیں نہیں

جب عرشِ پاک پر گئے خدا کے پیارے لاڈلے
نعلین پائے ناز سے اُتاریں سوچنے لگے
پکارا ربُّ العالمیں
نہیں نہیں نہیں نہیں

ہے لازم عثمانؔ آپ کو نہ آگے غیر کے جھکو
اطاعتِ نبی کرو بجز الٰہی دوستو
ہے کون ربُّ العالمیں
نہیں نہیں نہیں نہیں

محترم اکرم مکرّم آپؐ جیسا کون ہے
اے شہنشاہِ دو عالم آپؐ جیسا کون ہے

حور و غلماں و ملائک انبیاء و اولیا
خوب ہیں لیکن معظم آپؐ جیسا کون ہے

آپؐ کے روئے منوّر کی ضیا کے سامنے
چاند سورج بھی ہیں مدھم آپؐ جیسا کون ہے

میرے آقا کا ہوا جب جب گلستاں سے گزر
بولے بلبل پھول شبنم آپؐ جیسا کون ہے

دیں ہمیشہ دشمنوں کو بھی پناہیں آپؐ نے
مشفق و غمخوار ہمدم آپؐ جیسا کون ہے

مختصر یہ بعد خالق دوسرا کونین میں
فرش سے تا عرش اعظم آپؐ جیسا کون ہے

کون ہے عثمانؔ کہیئے رحمت للعالمیں
دل میں عالم کا لئے غم آپؐ جیسا کون ہے

دربار محمدؐ میں پیہم اللہ کی رحمت آج بھی ہے
آقا کے مبارک قدموں کی اس شہر میں برکت آج بھی ہے

طیبہ کی زمیں کا ہر زرّہ خورشید بداماں ہے ابتک
ہر خار وہاں کے صحرا کا رشک گل جنت آج بھی ہے

اک فضل وکرم کا دریا ہے ہر وقت مسلسل جاری ہے
پہلی سی غلاموں پر انکی وہ نظر عنایت آج بھی ہے

اصحاب کے خلق حسنہ کا موجود نمونہ ہے ابتک
بستی میں دیار طیبہ کی وہ طرز مروّت آج بھی ہے

بوبکر و عمر سے آقا کو کس درجہ محبت تھی واللہ
پہلو میں لئے پروانوں کو وہ شمع رسالت آج بھی ہے

سرکار بھٹکتی ہے امّت رسموں کی اندھیری راہوں میں
للہ خدا سے کیجئے دعا سنّت سے بغاوت آج بھی ہے

عثمانؔ غلامان احمدؐ شاہان جہاں سے بہتر ہیں
کل سرخرو ہونگے محشر میں اور دہر میں عزّت آج بھی ہے

تمنا تھی در شاہ مدینہ دیکھتے یا رب
ترے محبوبؐ کے روضے کا جلوہ دیکھتے یا رب

طواف کعبہ کرتے، لیتے بوسے سنگ اسود کے
فراغت حج سے پا کر شہر طیبہ دیکھتے یا رب

وہ ارض پاک مرکز رحمتوں کا فیض کا دریا
مکیں ہے جس جگہ کعبے کا کعبہ دیکھتے یا رب

وہ یاران وفا پہلو بہ پہلو جان رحمت کے
وہ ناز و پیار سے ملنے کا جلوہ دیکھتے یا رب

گل باغ جناں سے خار افضل ہیں مدینے کے
سنا ہے خاک ہے آنکھوں کا سرمہ دیکھتے یا رب

جہاں کا ذرّہ ذرّہ ماہ و خورشید بہ داماں ہے
وہ رشکِ خلدِ گلزارِ مدینہ دیکھتے یا رب

یہی ہے آخری حسرت دل عثمانؔ خستہ کی
نکلتا بعد میں دم پہلے طیبہ دیکھتے یا رب

دل کی کلی ہے یادِ نبیؐ سے کھلی ہوئی
ہے زندگی بہار سراپا بنی ہوئی

حاصل اسی کو دولت کونین ہو گئی
مانی ہے بات جسنے نبیؐ کی کہی ہوئی

خوبی تھیں جتنی خلق میں ممکن وہ سب کی سب
تھیں فخرِ دو جہاں کو مکمل ملی ہوئی

کیا وصف ہو صحابئہ خیر الانام کا
تصویر تھے خصال نبیؐ کی کھنچی ہوئی

شامل تھا بو جہل بھی دعائے رسولؐ میں
بختِ عمر میں تھی یہ سعادت لکھی ہوئی

چشمِ رسولؐ پاک کی ٹھنڈک نماز ہے
معراج میں بطور ہے تحفہ ملی ہوئی

عثمانؓ جام ساقئی کوثر پلائیں گے
جب ہوگی تشنگی سر محشر بڑھی ہوئی

نامِ احمدؐ لیا ٹل گئی ہر بلا آفریں مرحبا مرحبا

ہر مرض لا دوا کی یہی ہے دوا آفریں مرحبا مرحبا

ہے جو محبوبِ خالق یہی نام ہے برکتوں سے اسی کی صبح وشام ہے

مظہرِ حق ہے وحدت کا پیغام ہے یہی آغاز ہے یہی انجام ہے

نامکمل خدائی ہے اس کے بنا آفریں مرحبا مرحبا

آئے جسدم جہاں میں حبیبِ خدا دونو عالم میں جشنِ بہاراں ہوا

ڈھل گئی شامِ غم کی سویرا ہوا باغِ عالم کا ہر گل مہکنے لگا

گونجی ہر سمت صلِّ علیٰ کی صدا آفریں مرحبا مرحبا

گھر میں جب آمنہ کے حلیمہ گئیں دیکھی رحمت خدا کی برستی ہوئی

پیار سے مصطفٰے کی جبیں چوم لی ہو کے خوش آمنہ سے یہ کہنے لگیں

پالیا میں نے اک گوہرِ بے بہا آفریں مرحبا مرحبا

جس پہ نازل کیا حق نے قرآن کو جسکا فرمان خالق کا فرمان ہو

جسکا مدح سرا خود ہی رحمٰن ہو اُسکی توصیف کسطرح عثماںؔ ہو

مختصر یہ کہ ایسا نہ ہے نہ ہوا آفریں مرحبا مرحبا

ظلمتیں محو ہوئیں نور بڑھا کون آیا
گونج اُٹھی کلمۂ طیّب کی صدا کون آیا

شرق سے غرب تلک فرش سے تا عرش بریں
ہو گئی نور سے معمور فضا کون آیا

سربسجدہ ہیں صنم آج صنم خانوں میں
بہر تعظیم ہے خود کعبہ جھکا کون آیا

قصر کسریٰ کے گرے اور بجھی آتش بھی
دشت ظلمات میں شیطان چھپا کون آیا

ہو گئے ماند قمر انجم و خورشید سبھی
آمنہ گود میں یہ رشکِ ضیا کون آیا

رشک خورشید ہے ہر ذرّہ ہر اک گل خنداں
طائروں کی ہے نوا صلِّ علیٰ کون آیا

تیرے قربان میں اے بارہ ربیع الاوّل

صبح نے تیری یہ پیغام دیا کون آیا

وجہ تخلیق دو عالم ہوئی آمد جس کی

ایسا دنیا میں محمدؐ کے سوا کون آیا

کسکے جبریل نے آ کے کف پا چومے

رات کی رات سرِ عرش گیا کون آیا

محوِ حیرت تھے شب اسرا سبھی حور و ملک

بن کے دولہا سرِ عرش علیٰ کون آیا

ظلم سہکر بھی دعاؤں سے نوازا کس نے

منبع جود و کرم ایسا بھلا کون آیا

یوں تو آئے ہیں نبیؐ لاکھوں ہی عثمانؔ مگر

بن کے کونین میں محبوبؐ خدا کون آیا

خوشی کو کون پوچھے گا غمی کو کون پوچھے گا
نہ منسوب اُنسے ہو تو زندگی کو کون پوچھیگا

نہ گزرے روز و شب جسکے فراقِ شاہِ طیبہ میں
بھلا دارین میں اُس آدمی کو کون پوچھے گا

سرِ محشر صدائے العطش جب ہر نفس ہوگی
تو جز ساقیٔ کوثر تشنگی کو کون پوچھے گا

الٰہی لاج رکھ لے بے سر و سامان جانوں کی
اگر یہ مٹ گئے تو بندگی کو کون پوچھے گا

بچا لے کشتیٔ ملّت حوادث سے مرے مولیٰ
بجز تیرے ہماری بے کسی کو کون پوچھے گا

یونہی بڑھتی رہی گر دوستو تفریق ملّت میں
تو پھر انصاف سے کہدو کسی کو کون پوچھے گا

ہنر ہے آجکل عثمآں ہوا کے ساتھ چلنا بھی
نہ مطلب کی کہیں تو شیخ جی کو کون پوچھے گا

ہوتی نہیں پرواز تخیّل بھی جہاں تک
پہنچے ہیں قدم سرور عالم کے وہاں تک

اس خالق یکتا کی خدائی ہے جہاں تک
اے رحمت عالم تری رحمت ہے وہاں تک

یہ آپکی معراج کہ واصل ہوں خدا سے
معراج مری آپکے قدموں کے نشاں تک

اللہ رے آقا کی مرے شان کریمی
سہکر بھی ستم آئی دعاء بد نہ زباں تک

اکبار رخ ناز سے زلفوں کو ہٹا دو
دیکھیں تو مہ و مہر ہیں پانی میں کہاں تک

کرتا نہ کبھی ناصحہ تنقید جنوں پر
گر سوچ تری ہوتی مرے سوز نہاں تک

ہر راستہ عثمانؔ جہنّم کی طرف ہے
اک راہ محمدؐ ہے فقط باغِ جناں تک

جذبۂ عشق میں یارب وہ اثر ہو جائے
دل اِدھر تڑپے اُدھر ان کو خبر ہو جائے

چشم حسرت جو تری یاد میں تر ہو جائے
قطرۂ اشک گرے، گر کے گہر ہو جائے

ذرۂ نا چیز بھی تمثیل قمر ہو جائے
جس پہ سرکار دو عالم کی نظر ہو جائے

ہو نہیں سکتی بدل عمر خضر بھی اس کا
وہ جو اک لمحہ مدینے میں بسر ہو جائے

خلد اسکی ہے خدا اُسکا زمانہ اس کا
گامزن جو رہِ احمد پہ بشر ہو جائے

دہر سے جبر و تشدد کو مٹا دے یارب
پھر سے رائج وہی آئین عمر ہو جائے

ہے دعائے دل عثمانؔ الٰہی اب تو
ساری دنیا پہ صداقت کا گلر ہو جائے

جس کی محبوبؐ الٰہی سے شناسائی نہیں
اسکو حاصل نورِ ایمانی کی رعنائی نہیں

کون ہے محبوبؐ خالق کون ہے فخرِ رسل
جز محمدؐ یہ کسی کی شان یکتائی نہیں

انس و جن حیواں فرشتے جانور بیجان شے
کون ہے جس پر کہ رحمت آپکی چھائی نہیں

اے حلیمہ ناز کر خوش بخت اپنے بخت پر
تیرے ہم رتبہ تو عالم میں کوئی دائی نہیں

پتھروں کے بدلے برسائے مرے آقا نے پھول
ظلم سہ کر بھی زباں پر بددعاء آئی نہیں

کون ہے عثمانؔ ایسا شاہ طیبہ کے سوا
بادشاہ بحر و بر ہو اور رکھے پائی نہیں

اے کاش مقدّر میں ایسا بھی لکھا ہوتا
دربار محمدؐ کا دربان بنا ہوتا

یہ دم جو محمدؐ کے قدموں میں نکل جاتا
گلزار عقیدت میں گل اور کھلا ہوتا

ملتا سر و آنکھوں سے اس خاک مقدّس کو
پایا جو محمدؐ کا نقشِ کفِ پا ہوتا

دکھلاتے نہ گر رستہ انساں کو شہ طیبہ
سوچو تو بھلا کیسے منزل کا پتہ ہوتا

کچھ فکر زمانے کی محشر کا نہ غم ہوتا
سجدوں سے جبینوں کو سجایا جو گیا ہوتا

کرتا جو اطاعت تو سرکار دو عالم کی
دنیا بھی تری ہوتی عقبیٰ بھی ترا ہوتا

جس در کے گداؤں کو حاصل ہے شہنشاہی
اللہ یہ عثمانؔ بھی اس در کا گدا ہوتا

کیا لائے نظر میں وہ دنیا کی بہاروں کو
جس آنکھ نے دیکھا ہو طیبہ کے نظاروں کو

ہر خار رگ گل ہے صحرائے مدینہ کا
اس دشت کے ذرّوں پر ہے رشک ستاروں کو

مہکی ہے فضا ساری شاید در آقا کے
آئی ہے صبا چھو کر گنبد کے مناروں کو

جس سمت نظر ڈالی سرکار دو عالم نے
پایا ہے اسی جانب پر کیف بہاروں کو

وہ رحمت عالم ہیں وہ محسن اعظم ہیں
محشر میں بچالینگے دوزخ سے ہزاروں کو

آنکھوں سے ٹپک جائیں جو خوف الٰہی سے
وہ اشک بجھا دینگے دوزخ کے شراروں کو

حقدار وہ ہو جائے فردوس کے گلشن کا
عثمان مدینے کے جو چوم لے خاروں کو

دین کا عالم میں ہر سو بول بالا کر دیا
سرنگوں سرکار نے باطل کا جھنڈا کر دیا

اٹھ گئی انگلی تو ٹکڑے چاند کے دو ہو گئے
پیر پتھر پر رکھا تو موم جیسا کر دیا

اللہ اللہ مرحبا وہ دامن درِّ یتیم
جس نے دنیا بھر کے مظلوموں پہ سایہ کر دیا

غرق ہوتے جا رہے تھے بحرِ عصیاں میں بشر
آپکے دست کرم نے پار بیڑا کر دیا

ناز تھا اپنی سخن دانی پہ عربوں کو بہت
ایک اُمّی نے ہر اہل فن کو پسپا کر دیا

تھے جو خود گم گشتۂ منزل وہ رہبر ہو گئے
کیا نظر تھی وہ مریضوں کو مسیحا کر دیا

آ گیا عثمانؔ تجھ میں نعت گوئی کا شعور
ذہن تیرا نسبت سرکار نے وا کر دیا

ادب اے شعور خستہ یہ کچھ اور بیاں نہیں ہے
ہے یہ نعت سرور دیں کوئی داستاں نہیں ہے

نہیں دل وہ جسمیں الفت شہ دو جہاں نہیں ہے
نہیں انکا ذکر جس پر وہ زباں زباں نہیں ہے

یہ بحر یہ کوہ وصحرا یہ جہاں کا گوشہ گوشہ
مرے مصطفٰی کی رحمت کہو تو کہاں نہیں ہے

نبیؐ اک سے ایک بڑھکر سرِ فرش یوں تو آئے
کوئی جز حبیبؐ داور گیا لا مکاں نہیں ہے

جہاں درد کا ہو درماں جو پناہ بیکساں ہو
ماسوا شفیع محشر کوئی آستاں نہیں ہے

ہے رضائے مصطفٰی ہی رضا ربؐ دو جہاں کی
مرے دوست یہ حقیقت ہے عیاں نہاں نہیں ہے

ہو نگاہ لطف یارب ذرا عثماںؔ خستہ جاں پر
کوئی اور میرے مولٰی مرا پاسباں نہیں ہے

ہر سخن سے برطرف ہر اک قرینہ چھوڑ کر
نعت کہتا ہوں خیالِ جام و مینا چھوڑ کر

کس کے اندر ہے کہو تو قلب ایسا دردمند
ساری خلقت میں مرے آقا کا سینہ چھوڑ کر

مشک و عنبر عطر کیا ہے کیا چنبیلی کیا گلاب
لوں نہ بوئے خلد بھی انکا پسینہ چھوڑ کر

پاتے موسیٰ بھی زمانہ گر شہ کونین کا
تھام لیتے انکا دامن طور سینا چھوڑ کر

سرفرازی کی سند ہے طاعت خیر البشر
ذلت و رسوائی ہے انکا قرینہ چھوڑ کر

جاگ اٹھی تقدیر شاہی مل گئی دارین کی
لے لی جس نے خاک طیبہ ہر خزینہ چھوڑ کر

ہے دعاء یارب یہی عثمانؔ خستہ حال کی
جائے تو آئے نہ پھر شہر مدینہ چھوڑ کر

اوج پر ان کے مقدر کے ستارے ہو گئے
جن کو محبوبِ خدا ہر شے سے پیارے ہو گئے

رحمت عالم کے جس جانب اشارے ہو گئے
دشت گلشن ہو گیا ذرّے ستارے ہو گئے

ضرب عالی جاہ سے نکلی جو پتھر سے ضیاء
فتح قیصر اور کسریٰ کے نظارے ہو گئے

کیوں نہ پھر سیراب ہوتے اہل صفّہ دودھ سے
منسلک پیالے سے جب کوثر کے دھارے ہو گئے

ہو سکی مدھم نہ ہر گز ضربِ اللّٰہُ اَحَدُ
ظلم کرنے والے تھک کر چور سارے ہو گئے

کی درود پاک پڑھکر جب دعاء اللہ سے
مرحلے مشکل جو تھے آسان سارے ہو گئے

ہو سکے عثمانؔ کیا اس ذات کی کوئی مثال
مردہ دل جسکے کرم سے ماہ پارے ہو گئے

یہ اک کھلی کتاب ہے رازِ نہاں نہیں
رحمت مرے رسولؐ کی بولو کہاں نہیں

پہنچے ہیں اس مقام پر سرکار کے قدم
جاتا جہاں پہ خلق کا وہم وگماں نہیں

ہوتا نہ گر وجود شہنشاہ دو جہاں
کرتا خدا نہ پیدا مکین و مکاں نہیں

اپنائینگے نہ شافع محشر بھی حشر میں
سجدوں کے گر جبین پہ ہونگے نشاں نہیں

در کے علاوہ رحمت عالم کے دوستو
حاصل اماں ہو ایسا کوئی آستاں نہیں

پینے سے جسکے ہو رہ توحید آشکار
ایسی تو تیرے پاس اے پیر مغاں نہیں

عثمانؔ کہئے نعت مگر احتیاط سے
یہ مدح شاہ دیں ہے کوئی داستاں نہیں

دراصل کائنات کا وہ تاجدار ہے
جو بھی غلام سرورِ عالی شمار ہے

صد مرحبا عروج یہ اعجاز آپ کا
نعلین پا سے عرش بریں کا وقار ہے

اسکا بیان وصف کیا انسان کر سکے
مدّاح جسکا خالق و پروردگار ہے

عزّت مآب کیوں نہ ہو مابعد انبیا
صدیق باصفا بھی ہے جو یارِ غار ہے

اصحاب شاہ دین کی عظمت نہ پوچھئے
نام عمر سے آج بھی شیطاں فرار ہے

قوم مسلماں سوچ کہ کردار پر ترے
اس نظم کائنات کا دار و مدار ہے

یارب کرم ہو حشر میں عثمانؔ زار پر
یہ بھی غلام شافع روز شمار ہے

کیا پوچھنا ہے اسکا وہ اپنا کہیں جسے
ڈالیں نظر تو مہر ہو ذرّہ کہیں جسے

محسن مسیحا ملجاؤ ماویٰ کہیں جسے
جز شاہ دین کون ہے ایسا کہیں جسے

وہ نور وہ سرور وہ منظر بہار کا
رشک ارم ہے گنبد خضرا کہیں جسے

دامن میں اسکو رحمت خالق چھپا ئیگی
اپنا بروز حشر جو آقا کہیں جسے

لیجیے خبر کہ کشتئی ملّت بھنور میں ہے
جز آپکے ہے کون مسیحا کہیں جسے

عثمانؔ اور اسکے سوا کیا ہے بولئے
اک دل فریب خواب ہے دنیا کہیں جسے

بہاریں مانگتی ہیں رنگ و بو جس ذاتِ اطہر سے
معطر کیوں نہ ہو گلزارِ ہستی اس گلِ تر سے

زمیں سے لامکاں تک جس کے جلووں کی ہے تابانی
تقابل کیا ہے مہر و ماہ کا اس روئے انور سے

قطب ابدال ہوں کہ انبیا ہوں یا کہ پیغمبر
ہیں سب نکلی ہوئی کرنیں اسی مہرِ منوّر سے

نہ کیوں سیراب کرتا اک پیالا اہلِ صفّہ کو
کنکشن کر دیا جب ساقئ کوثر نے کوثر سے

سہارا رحمت للعالمیں کا مل گیا ورنہ
کہاں ممکن نکلنا تھا گناہوں کے سمندر سے

غلامانِ شہِ ہر دوسرا جس سمت بھی گزرے
ہلا ڈالا بنائے کفر کو اللّٰہ اکبر سے

نہ ہو گا رنج و غم عثمانؔ کوئی روزِ محشر میں
تعلق دل کا ہے سچا اگر محبوبِ داور سے

فرش پر آیا قدم جب عرش کے مہمان کا
برقِ حق کوندی گھر وندہ جل اٹھا شیطان کا

وصف کیا کر پائے کوئی اس شہ ذیشان کا
وصل جسکا اُدْنُ مِنِّی ذوق ہو رحمٰن کا

زندگی میں جسکی شامل ہو ادائے مصطفیٰ
اسپہ بیشک حشر میں ہو گا کرم رحمٰن کا

پوچھنا آقاؐ کا کیا ہے جب غلاموں کے غلام
رخ پلٹ دیتے ہیں باطل کے ہر اک طوفان کا

ہاتھ میں دیکھی چھری جب سرورِ کونین کے
کر دیا اونٹوں نے بڑھکر پیش ہدیہ جان کا

دامن سرور نہ چھوٹے تا قیامت ہاتھ سے
یا الٰہی بس یہی ارمان ہے عثمان کا

غیر منقوط

اللہ کا کرم درِ رحم و کرم کھلا
ہم کو ملا رسول رسولوں سے ماسوا

کھل کر مرادِ دل کی کلی کہہ اٹھی کہ واہ
مسرور ہو کہ ہادیِ ہر دوسرا ملا

در ہو گئے کرم کے وا اسم رسول سے
ہر مرحلہ الم کے مراحل کا طے ہوا

صلِّ علیٰ کی دھوم ہر اک سو ہے ہمدمو
حرم رسول محل ہے دار السلام کا

ہر دہر کا الم ہے گوارا مرے لئے
دکھلا مگر رسول کا در اے مرے الٰہ

کس طرح عثمانؔ مدح محمدؐ ادا کرے
مدح سرا الٰہی ہوا ہے رسول کا

زہے آرزوئے بہار مدینہ
مرے دیدہ و دل نثار مدینہ

چمک جائے قسمت کا اسکی ستارا
میّسر ہو جسکو غبار مدینہ

مدینے کے گلزار کا پوچھنا کیا
ہے رشک ارم خار زار مدینہ

خدارا صبا جاکے روضے پہ کہنا
اِدھر اک نظر تاجدار مدینہ

ضیا پائیں جس سے قمر شمس تارے
وہ ہیں ذرّہ ہائے دیار مدینہ

نہ ہو رشک کیوں عرش کو اس زمیں پر
جو ہو مسکنِ تاجدار مدینہ

کہے کاش روضے پہ عثمانؔ جا کر
سلام آپؐ پر شہر یار مدینہ

سر محشر رہیں گے رحمت داور سے وابستہ
وہ جنکی زندگی ہے شافع محشر سے وابستہ

وہی ہے رحمت عالم کا جو دنیا میں ہو جائے
ابوبکر و عمر عثماں علی حیدر سے وابستہ

تمہارے رتبۂ عالی کے قرباں انبیا کو بھی
رہی حسرت کہ ہوتے دامن سرور سے وابستہ

حقیقت کیا بجز اے دوست مشت خاک تھی اپنی
نہ ہوتے گر شہ کون و مکاں کے در سے وابستہ

کرے کیونکر نہ نازاں کے زمانہ بخت عالی پر
ہیں بعد مرگ بھی جو پہلوئے سرور سے وابستہ

دعاء ہے بس یہی اللہ سے عثمآن عاجز کی
رہے طرزشہ ہر دوسرا ہر گھر سے وابستہ

جو کی اللہ نے تخلیق ہستی پر نظر پہلے
بشر کی رہنمائی کو چنا خیر البشر پہلے

ازل ہی سے خدا نے شان محبوبی عیاں کردی
محمدؐ بعد اللہ لکھ کر عرش پر پہلے

سہارا رحمت عالم کی رحمت بن گئی ورنہ
سمندر میں گناہوں کے تھے غوطہ زن بشر پہلے

اگر مطلوب ہے اللہ کا محبوب ہو جانا
نبیؐ کے عشق سے آباد کر دل کا نگر پہلے

دعائے سرورِ کونین نے قسمت بدل ڈالی
چلے تھے بد نیت لیکر وگرنہ تو عمر پہلے

یہ سب کچھ فیض ہے محبوبؐ داور ہی کی نسبت کا
کہاں تھے ہم فسردہ حال اتنے معتبر پہلے

تمنا ہے بس اتنی سی دل عثمانؔ کی یارب
اجل پیچھے سے آئے دیکھ لوں آقا کا در پہلے

جمال ایسا کہ خورشید شرمسار کیا
کمال وہ کہ حد منتہیٰ کو پار کیا

وہ حسن خلق کہ اعداء کو زیر بار کیا
جفا شعار دلوں کو وفا شعار کیا

بشر تو کیا ہے نہ جبریل بھی سمجھ پائے
خدا ہی جانے تمہیں کتنا طرحدار کیا

خزاں کا راج تھا ہر سو جہان ہستی پر
تمہاری ذات نے عالم کو پر بہار کیا

غذا میں روٹیاں جو کی چٹائی کا بستر
اور اسپہ لطف کہ شاہانہ کاروبار کیا

بیان وصف کیا عثمانؔ کر سکے اس کا
خدا نے جسکو رسولوں کا تاجدار کیا

جو بھی عشق شہ بطحا میں فنا تک پہنچے

سچ تو یہ ہے کہ وہی لوگ بقا تک پہنچے

طور تک پہنچے کوئی چوتھے سما تک پہنچے

میرے آقا کے قدم عرش علیٰ تک پہنچے

دشتِ ظلمت میں بھٹکتے تھے بشر صدیوں سے

رہبری پائی تمہاری تو خدا تک پہنچے

مرحبا صلّ علیٰ شان کریمی تیری

مستحق تھے جو سزا کے وہ جزا تک پہنچے

میں نے چھوڑا ہے سفینے کو سہارے تیرے

نذر طوفاں ہو کہ ساحل کی فضا تک پہنچے

بالیقیں مل گیا طالب کو طلب سے بھی سوا

ہاتھ پھیلائے جو اس دست عطا تک پہنچے

جذبۂ عشق میں اس درجہ اثر ہو یارب

دل جو تڑپے تو صدا شاہ ہدیٰ تک پہنچے

ہے تمنّا دل عثمانؔ کی اب تو یارب

سر بہ خم یہ بھی در صلّ علیٰ تک پہنچے

سرمائے پہ دنیا کے جو اترائے ہوئے ہیں
دراصل بشر دھوکے میں وہ آئے ہوئے ہیں

ہونگے نہ یقیناً وہ سرحشر پشیماں
دنیا میں گناہوں سے جو شرمائے ہوئے ہیں

غم ہو کہ خوشی وہ کوئی شکوہ نہیں کرتے
جو دل کو تری یاد سے بہلائے ہوئے ہیں

کیا ہمکو مٹا پائیگی یہ گردش دوراں
ہم شانِ غلامانِ نبی پائے ہوئے ہیں

اشرف جنہیں اللہ نے فرمایا وہ بندے
افسوس درندوں کو بھی شرمائے ہوئے ہیں

اک نظر کرم جانب عثمانؔ بھی یارب
دامن تری سرکار میں پھیلائے ہوئے ہیں

غلام جب بھی جہاں بھی شہ ہدیٰ کے چلے
قسم خدا کی شیاطین دم دبا کے چلے

ہوئی بلند جہاں میں صدائے الا اللہ
غرورِ کفر سے کہد و نہ سر اٹھا کے چلے

کسی کا چرخ چہارم کسی کا طور مقام
تمہاری شان کہ تم پار منتہیٰ کے چلے

نصیب خلد ہو دوزخ حرام ہو جائے
بشر جو نقش قدم پر شہ ہدیٰ کے چلے

جنونِ شوق ادب سے کہ یہ دیار ہے وہ
جہاں امیں بھی بصد شوق سر جھکا کے چلے

سرِ نیاز جھکا یا تو بن گئے صدیقؓ
ابو جہل وہ ہوئے سر کو جو اٹھا کے چلے

نہ رد ہوئی ہے نہ ہوگی حضورِ خالق میں
درود ساتھ میں عثمانؔ جس دعا کے چلے

وہ جو آفتابِ عالم آیا نقاب الٹ کے
روپوش سب جہاں سے ہوئیں ظلمتیں سمٹ کے
حل ہو گیا یہ عقدہ کہ ہے شانِ مصطفیٰ کیا
قرآن کے جو دیکھا ہم نے ورق الٹ کے
محبوبِ کبریا نے جب جب کیے اشارے
ہوا ماہتاب ٹکڑے مہر آ گیا پلٹ کے
ہے مجال کس کی جائے سرِ عرش جز تمہارے
سدرہ سے آ گئے خود جبریل بھی پلٹ کے
وہ نہ رہ سکیں گے تشنہ سرِ حشر دیکھ لینا
مئے حب مصطفیٰ کو جو پی گئے ہیں ڈٹ کے
وہ تو آ کے خود ہی کر لی شہ دیں نے رہنمائی
ورنہ تو پھر رہے تھے سرِ راہ ہم تو بھٹکے
ہے جہانِ رنگ و بو کا ناداں کیا بھروسہ
اک دن یہ باغِ ہستی رہ جائے گا سمٹ کے
نہ ملی نہ مل سکے گی عثمانؔ ان کو منزل
وہ جو گامزن ہوئے ہیں رہِ مصطفیٰ سے ہٹ کے

تصورِ آپکی عظمت کا کیا ہو سرورِ عالم
زمیں سے عرش تک جلوہ نما ہو سرورِ عالم

کوئی ہم مرتبہ کیا آپ کا ہو سرورِ عالم
تم ہی تو بس تم ہی بعد خدا ہو سرورِ عالم

ہے رونق دم قدم سے آپکے گلزارِ ہستی میں
تم ہی راہ عدم کے رہنما ہو سرورِ عالم

فرشتے آکے رحمت کے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں
جہاں بھی جب تمہارا تذکرہ ہو سرورِ عالم

گیا ہے لوٹ کر خالی نہ جاتا ہے نہ جائے گا
درِ اقدس پہ حاضر جو گدا ہو سرورِ عالم

کرم کی اک نظر عثمانِ خستہ پر بھی ہو جائے
دلِ پر غم کا تم ہی آسرا ہو سرورِ عالم

سکونِ قلب و جاں نامِ محمدؐ بہارِ جاوداں نام محمدؐ

فلاح انس و جاں نام محمدؐ متاع دو جہاں نام محمدؐ

انیس بیکساں نام محمدؐ شفیع عاصیاں نام محمدؐ

جو چاہو سایۂ فضل الٰہی رکھو وردِ زباں نام محمدؐ

اٹھا ڈیرہ جہاں سے ظلمتوں کا ہوا جب ضو فشاں نام محمدؐ

ازل سے ہی خدا نے کر دیا ہے جہانوں پر عیاں نام محمدؐ

ہوئی سیراب جس سے بزم ہستی وہ بحرِ بیکراں نام محمدؐ

پئے تعظیم بت بھی جھک گئے ہیں سنا جب ناگہاں نام محمدؐ

گزر جائے الٰہی کہتے کہتے مری عمرِ رواں نام محمدؐ

کرم کے چھا گئے عثمانؔ بادل لیا جب بھی جہاں نام محمدؐ

مداوا اور کیا کرنا ہے تیرگی کے لئے
نبیؐ کا ذکر ہی کافی ہے روشنی کے لئے

روا نہیں کوئی انداز آدمی کے لئے
طریق مصطفیٰ کافی ہے بندگی کے لئے

یہ انکی عنبری زلفوں کا فیض ہے ورنہ
نصیب خوشبو کہاں تھی گل و کلی کے لئے

تم ہی سے ابتداء عالم کی انتہاء تم سے
جہان رنگ و بو قائم ہے آپ ہی کے لئے

رسولؐ پاک کے سایہ کی بات مت پوچھو
ہے انکا سایۂ رحمت یہاں سبھی کے لئے

یہ حلم رحمت عالم کہ ظلم سہ کر بھی
نہ حرف بد دعاء نکلا کبھی کسی کے لئے

سمجھ لو مل گئی عثمانؔ دولت کونین
قبول کرلیں جو سرکار چاکری کے لئے

کون کہتا ہے لعل و گہر چاہئے
مہرباں آپ کی بس نظر چاہئے

راہبر نہ کوئی چارہ گر چاہئے
عشق محبوبؐ رب ہمسفر چاہئے

چوم لیں گی قدم بڑھ کے خود منزلیں
عزم محکم یقیں معتبر چاہئے

کشتی ملت کی یارب ہے مجدھار میں
ناخدا کوئی مثل عمرؓ چاہئے

یہ تو مانا کہ ہو خیر امت مگر
شرط ہے طرز خیرالبشر چاہئے

دامن سرور انبیاء تھام لو
فضل معبود عثمانؔ گر چاہئے

وہ نگاہ عنایت جدھر جائے ہے
بے طلب جھولی منگتوں کی بھر جائے ہے

ہو کے دربار سے شاہ کونین کے
سوئے خلد بریں رہ گزر جائے ہے

اللہ اللہ وہ منظر در پاک کا
نقشۂ خلد دل میں اتر آئے ہے

رحمت ہر دو عالم کے دربار سے
لیکے خوشبو نسیم سحر جائے ہے

میرا حال پریشاں نہ ان سے کہا
بارہا اے صبا تو ادھر جائے ہے

درمیاں جو درودوں کے مانگی گئی
وہ نہ ہرگز دعاء بے اثر جائے ہے

دل سے دیدیں جو ماں باپ اولاد کو
بالیقیں وہ دعاء عرش پر جائے ہے

قبر میں ساتھ عثمانؔ انسان کے
جز عمل نہ کوئی ہمسفر جائے ہے

سبز گنبد پہ جس دم نظر جائے گی
دل کی دنیا مرادوں سے بھر جائے گی

ہو میسر اگر خاکِ کوئے نبیؐ
ہم غریبوں کی قسمت سنور جائے گی

آپ کہدیں گے محشر میں اپنا جسے
ہے یقیں رحمتِ حق ادھر جائے گی

قبر ہو، حشر ہو، یا کہ میزان ہو
انکی ہر مرحلے پر نظر جائے گی

بادۂ عشقِ احمد سے سرشار ہوں
یہ وہ مستی نہیں جو اتر جائے گی

عرض کرنا ہمارا ابھی حال زبوں
اے صبا تو مدینہ اگر جائے گی

جذبۂ عشق صادق ہے عثمانؔ گر
کشتئ آرزو پار اتر جائے گی

ذات خیر البشر ہے تو بس آپؐ کی

ہر ادا معتبر ہے تو بس آپؐ کی

کہکشاں رہ گزر ہے تو بس آپؐ کی

عرش منزل اگر ہے تو بس آپؐ کی

دوست کیا دشمنوں کے بھی غمخوار ہیں

عام رحمت اگر ہے تو بس آپؐ کی

غم میں انسانیت کے جو روئی سدا

چشم تر چشم تر ہے تو بس آپؐ کی

دشت ظلمت میں گم ہے ہر اک راستہ

حق نما رہگزر ہے تو بس آپؐ کی

بت جھکے ، بولے کنکر پھرا مہر بھی

انگلی شق القمر ہے تو بس آپؐ کی

کون عثمانؔ محسن ہے جز شاہ دیں

بیکسوں پر نظر ہے تو بس آپؐ کی

معراج عاشقی ہے ریاست حسین کی

پیغام دین حق ہے شہادت حسین کی

صبر و رضا کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا

اک درس ہے جہاں کو قناعت حسین کی

یہ جذب شوق تھا گئے کربل کی راہ سے

منزل تو تھی ازل ہی سے جنت حسین کی

کرتے نہ ظلم گروہ ستمگر یہ جان لیتے

اللہ کا غضب ہے عداوت حسین کی

غرقاب ہو گیا سبھی نظم یزیدیت

رائج ہے آج تک بھی امامت حسین کی

صف سے نکل کے لشکر اعداء کی آ گئے

دیکھی جو حر نے شان صداقت حسین کی

عثمان سر جھکا نا خدا کے حضور میں

امت کو آخری ہے ہدایت حسین کی

کشتی ہے نا خدا ہے کنارا حسین ہے

رہبر ہے چارہ ساز ہے یارا حسین ہے

ثابت یہ ہو گیا ہے سر دشت کر بلا

اسلام کے افق کا ستارہ حسین ہے

دنیا ہے جاں تو شیوۂ عشاق دوستو

کہتا ہے کون معرکہ ہارا حسین ہے

ہے طاعت حسین بھی طاعت رسولؐ کی

لے جائے جو ارم وہ شکارا حسین ہے

فرمان کبریا ہے حدیث رسولؐ ہے

سرور جوان خلد کا پیارا حسین ہے

سیراب جس نے گلشن اسلام کر دیا

عرفان و معرفت کا وہ دھارا حسین ہے

محسوس ہو رہا ہے فضاؤں میں آج بھی

اہل جہاں سے معرکہ آرا حسین ہے

عثمانؔ جس نے خرمن باطل جلا دیا

وہ برق حق نما وہ شرارہ حسین ہے

شیر خدا کا شیر دلارا رسولؐ کا

ہے پیشوا ہمارا نواسہ رسولؐ کا

کرب و بلا ہے اور وہ جان رسولؐ ہے

جسکے لئے طویل تھا سجدہ رسولؐ کا

آب فرات کرتے گوارا وہ کس لئے

کوثر پہ منتظر تھا پیالا رسولؐ کا

مقصود امتحان تھا اللہ کو وگرنہ

پیاسا لب فرات ہو کنبہ رسولؐ کا

کردی ستم کی اہل جفاؤں نے انتہا

یہ بھی نہ سوچا ہے یہ گھرانہ رسولؐ کا

اٹھ پائے گا نہ شرم سے اہل جفا کا سر

جب روز حشر سامنا ہوگا رسولؐ کا

لازم ہے اہل بیت کی عثمانؔ پیروی

محشر میں چاہیے جو سہارا رسولؐ کا

پیکر رشد و ہدایت محسن انساں حسین
آبروئے بزم ہستی خلد کے سلطاں حسین

پی کے میخانے سے وحدت کی مئے عرفاں حسین
شمع دین مصطفیٰؐ پر ہو گئے قرباں حسین

ثبت کر کے اپنے خوں سے منزل حق کے نشاں
مرحلے راہ طلب کے کر گئے آساں حسین

اللہ اللہ مرحبا یہ حوصلہ عزم و وقار
سر بہ سجدہ زیر خنجر خندہ و فرحاں حسین

حق پرستوں کے لئے ابر کرم بادنسیم
روبرو اہل ستم کے خنجر براں حسین

کس طرح ظالم کی بیعت آپ کر لیتے قبول
کر چکے تھے پیروی حق کا جب پیماں حسین

بوئے گل جان بہاراں رونق بزم جہاں
مختصر یہ راحت قلب شہ ذیشاں حسین

وہ کبھی راہ صداقت سے بھٹک سکتا نہیں
بس گئے قلب و نظر میں جسکے اے عثماںؔ حسین

اللہ بخشے راحت کر جائیں غم کنارا

ارض حرم کے راہی حافظ خدا تمہارا

گلشن میں اب تمہارے فصل بہار آئے

طیبہ کی رہ گزر پر تم نے قدم بڑھائے

آیا عروج پر ہے تقدیر کا ستارا

مشکل نہ پیش آئے کوئی بھی راستے میں

پوری ہو ہر تمنا آقاؐ کے واسطے میں

مجدھار میں بھی تمکو آئے نظر کنارا

ارکان حج میں کوئی غفلت نہ ہونے پائے

شیطاں کے مکروفن سے مولیٰ تمہیں بچائے

وردِ زباں ہو ہر دم حمد خدا کا نعرا

پورا ہر ایک ارماں دل کا تمہارے کردے

خوشیوں سے حق تعالیٰ دامن تمہارا بھردے

ہو بارگاہِ حق میں مقبول حج تمہارا

اللہ رکھے تم کو اب دامنِ کرم میں

عثمانؔ کے لئے بھی کرنا دعاء حرم میں

اس خستہ حال کو بھی اس گھر کا ہو نظارا

جو دل ہے سرورِ کونین کا گرویدہ گرویدہ

سرِ محشر نہ ہو پائے گا وہ رنجیدہ رنجیدہ

ارم جانا ہے تو چل مصطفیؐ کی رہنمائی میں

نہ چل خود ساختہ یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ

گنہگاران امت جب سرِ محشر کھڑے ہونگے

کرینگے سجدہ میں آقا دعاء نمدیدہ نمدیدہ

ہوئے بیدار آخر نعرۂ اللہ اکبر سے

وہ دل جو بستر غفلت پہ تھے خوابیدہ خوابیدہ

رہ حق سے بھٹکنے کا سبب ہے بس یہی ناداں

نہ سمجھا تو نے قول مصطفیؐ سنجیدہ سنجیدہ

کمر بستہ زمانہ ہے مٹانے کے لئے تجھ کو

ارے او مردِ مومن ہوش میں فہمیدہ فہمیدہ

دکھا دے یا خدا مجھ کو درِ اقدس محمدؐ کا

ہیں آنکھیں ترسی ترسی اور دل رنجیدہ رنجیدہ

اصول عثمانؔ ہے سچا یہی طاعت گزاری کا

رہے بندہ خدا کے خوف سے لرزیدہ لرزیدہ

جب نقابِ رخِ سرکار سرک جائے ہے

چشمِ خورشید و قمر ہے کہ جھپک جائے ہے

کرنے عالم کی فضاؤں کو معطر ہر سو

انکے کوچے سے صبا لیکے مہک جائے ہے

جس طرف سید ابرار نظر فرمائیں

رحمت باری اسی سمت لپک جائے ہے

شافع روز جزا سرور عالم کے سوا

کون ہے فرش سے جو عرش تلک جائے ہے

لے چل اے جذب جنوں جلد اڑا کر طیبہ

دور رہ کر تو نہ اس دل کی کسک جائے ہے

کفر غالب رہے ایمان پہ ممکن ہی نہیں

آمد مہر سے شب ہے کہ کھسک جائے ہے

یا خدا ایسے دل و ذہن کی اصلاح کر دے

جسکو فرمان شہ بطحا پہ شک جائے ہے

نفس امّارہ کی تعمیل نہ عثمانؔ کرو

خواہشوں کا جسے سودا ہو بہک جائے ہے

دل ہو تو رہے طالب دیدار مدینہ
سر ہو تو ہو سودائے طرحدار مدینہ

دم سے ترے کونین میں ہر سو ہے اجالا
قربان ترے شمع ضیا بار مدینہ

فردوس تو کیا عرش معلّٰی سے ہے اعلی
وہ روضۂ سرکار وہ دربار مدینہ

ہر اک ہے سوا اپنی جگہ قصر ارم سے
دیوار و در و کوچہ و بازار مدینہ

کسطرح مداوائے دل افگار ہو آقا
میں ہند میں اور آپ ضیا بار مدینہ

پنہاں ہے کسک میں تری ہر غم کا مداوا
صدقے ترے اے لذت آزار مدینہ

یارب یہ دعائے دل عثمانؔ حزیں ہے
اے کاش ہو مدفن مرا گلزار مدینہ

ہو سکے ساقی تو وہ جام پلا دے مجھ کو
جسکی مستی رہ وحدت کا پتہ دے مجھ کو
وہ اَلَسْتُ کا سبق یاد دلا دے مجھ کو
مطلب قَالُوا بَلیٰ پھر سے سکھا دے مجھ کو
ساری دنیا سے الگ سارے زمانے سے سوا
اپنی ہستی سے بھی بیگانہ بنا دے مجھ کو
دل یہ ہنگامۂ ہستی سے ہے یارب بیزار
اب کسی دوسرے عالم میں بسا دے مجھ کو
پیار و اخلاص ہو اخلاق و وفا ہو جن میں
ایسے لوگوں کا پتہ کوئی بتا دے مجھ کو
جسکے اوصاف حمیدہ ہیں پسندیدہ تجھے
عشق اس ذات مکرم کا خدا دے مجھ کو
التجا آرزو حسرت ہے تمنا یارب
اک نظر روضۂ سرکار دکھا دے مجھ کو
تجھکو عثمانؔ بلاتے ہیں شہنشاہ امم
کاش آکر کوئی پیغام سنا دے مجھ کو

درس توحید پڑھانے کے لئے آپؐ آئے

دام شیطاں سے بچانے کے لئے آپؐ آئے

بحر ظلمت میں تھا غرقاب یہ عالم سارا

ناخدا بنکے ترانے کے لئے آپؐ آئے

بن کے بیٹھے تھے خدا سیکڑوں پتھر کے صنم

شان وحدت کی دکھانے کے لئے آپ آئے

نور حق مشعل ایمان و ہدایت لیکر

راستہ سیدھا دکھانے کے لئے آپ آئے

دامن رحم سے محروم تھے بیکس مظلوم

سایہ رحمت میں چھپانے کے لئے آپؐ آئے

کل جو خالق سے کیا عالم ارواح میں تھا

عہد وہ یاد دلانے کے لئے آپؐ آئے

ٹوٹی شیطاں کی قمر غار حراء سے جسدم

حق کا پیغام سنانے کے لئے آپؐ آئے

کیا ہو عثمانؔ سے احسان محمدؐ کا شمار

مختصر حق سے ملانے کے لئے آپ آئے

آدمی کو سرتا پا خوئے آدمی بخشی
سر کو جذبۂ طاعت دلکو روشنی بخشی

آندھیوں سے ٹکرایا کون ریگزاروں سے
شمع دین احمدؐ کو کس نے زندگی بخشی

سینچ کر لہو سے خود اپنے ابن حیدر نے
گلشن صداقت کو پھر سے تازگی بخشی

لگتا جب گہن دیکھا آفتابِ ملت کو
ڈوب کر شفق میں خود اک ضیائے بخشی

حیف ہے ستم توبہ اس گل رسالت پر
جسکو باغ جنت کی حق نے سروری بخشی

سرفراز ہوتے ہیں سر کٹا کے سجدے میں
اس حسینؑ حقیقت کی ہمکو آگہی بخشی

شکریہ ہو عثماںؔ سے کس طرح ادا یارب
تو نے آل سرور کی اسکو پیروی بخشی

پہلے خالق نے شہنشاہ امم پیدا کیے
تب زمین و آسماں لوح و قلم پیدا کیے

جو نہ ہو پائے کسی میں اور نہ ہونگے حشر تک
آپؐ میں خالق نے وہ جاہ و حشم پیدا کیے

آدم و عیسیٰ و موسیٰ کیا خلیل و اسماعیل
آپکی خاطر ہیں سارے محترم پیدا کیے

پتھروں کے بدلے جو کرتے رہے گلباریاں
وہ خدا نے منبع جود و کرم پیدا کیے

وہ ابو بکر و عمر عثماں علی طلحہ زبیر
کیسے پر عظمت نگہبان حرم پیدا کیے

پیدا خالق نے کیے لاکھوں نبی پر شاہ دیں
ہم گنہگاروں کا رکھنے کو بھرم پیدا کیے

انکو ہو جاتی ہے حاصل ہر خوشی دارین کی
جو ہیں عشق شاہ دیں کا دل میں غم پیدا کیے

لائے تھے پیارے نبیؐ تو لَا اِلٰہَ کا پیام
حیف ہم نے خود تراشیدہ صنم پیدا کیے

شکر کس منہ سے ادا عثمانؔ ہو اس ذات کا
امت خیر الوریٰ میں جس نے ہم پیدا کیے

ذات وہ اللہ نے اعلیٰ بنائی آپؐ کی
تابعِ فرمان ہے ساری خدائی آپؐ کی

جھک گیا سجدے میں کعبہ سرنگوں بت ہو گئے
آمد آمد کی خبر جس وقت پائی آپؐ کی

مٹ گئیں تاریکیاں عالم منور ہو گیا
ذات بنکر رحمت عالم جب آئی آپؐ کی

ہو گیا ٹکڑے قمر پڑھنے لگے کلمہ صنم
مرحبا صلِّ علیٰ معجز نمائی آپؐ کی

انتہائے عشق ہے یا یہ عروج مرتبہ
عرش اعظم پر ہوئی جلوہ نمائی آپؐ کی

کسطرح عثمانؔ توصیف محمدؐ ہو بیاں
خالق اکبر کرے مدحت سرائی آپؐ کی

اے حلیمہ تجھ کو گوہر مل گیا
غنچہ امید تیرا کھل گیا

نور سے جسکے منوّر ہے جہاں
ساتھ تیرے وہ مہ کامل گیا

آگیا ہے اوج پر تیرا نصیب
تجھکو رحمت کا خزانہ مل گیا

دیکھ کر اس ماہ کامل کی جھلک
سیکڑوں اہل نظر کا دل گیا

یہ سمجھ لو مل گئی شاہی اسے
جو بھی اس دربار میں سائل گیا

تھام لے عثمانؔ دامانِ نبیؐ
وہ اگر مل جائیں خالق مل گیا

منظر نبی کے شہر کا کس درجہ خوش گوار ہے
ہر اک نہایا نور میں کوچہ در و دیوار ہے

جاری ہے انکے فیض کا دریا جدھر بھی دیکھئے
رم جھم برستی ہر گھڑی رحمت کردگار ہے

دنیا میں کیا مثال ہو طیبہ کے لالہ زار کی
جبکہ بہار گلشن جنت بھی شرمسار ہے

سورج ستارے چاند ہیں سب عکس روئے پاک کا
یہ کہکشاں تو آپ کی راہوں کا اک غبار ہے

بوئے گلاب مشک کیا صندل و عطر کیا بھلا
عرق بدن سے آپکے کونین اشکبار ہے

درد جگر کی لذتیں پوچھے کوئی بلال سے
مجروح جسم و جان ہیں ہونٹوں پہ وصف یار ہے

عثماںؔ نصیب ہوگئیں خوشیاں اسے جہان کی
عشق رسولؐ پاک میں رہتا جو دلفگار ہے

ہمکو دولت پر نہ کچھ جاہ و حشم پر ناز ہے
عاجزی پر اپنی مولیٰ کے کرم پر ناز ہے

امت عاصی کو سلطان ارم پر ناز ہے
اور ارم کو امت خیر الامم پر ناز ہے

سرور دیں کی ہوئی پل بھر جنہیں صحبت نصیب
عالم انسانیت کو انکے دم پر ناز ہے

ہمکو دنیا سے ملے جو انکی الفت کے سبب
اس خلش اس درد اس رنج والم پر ناز ہے

درد تھا عالم کا جسمیں تھی جو ہر دم اشکبار
اس دل پر درد پر اس چشم تر پر ناز ہے

کردیا عثمانؔ جس نے حق سے بندوں کو قریب
رہبرِ اعظم کے اس نقش قدم پر ناز ہے

صورت اجلی سیرت کالی یہ مومن کی شان نہیں

سچ کہتا ہوں جناب عالی یہ مومن کی شان نہیں

دونوں جہاں کا پالن ہارا سب کا وہی رکھوالا ہے

مانگ اسی سے بندے سب کچھ وہ ہی دینے والا ہے

غیر کی چوکھٹ پر ہو سوالی یہ مومن کی شان نہیں

دنیا کی لذت کی خاطر تائیدِ شیطان نہ کر

حکم خدا فرمانِ نبیؐ میں کم بیشی نادان نہ کر

پیش کرے تصویر خیالی یہ مومن کی شان نہیں

آپ بجائے عیش کی مرلی تڑپے کوئی دیوار تلے

پیٹ بھرے نعمت سے خدا کی تان کے چادر سو جائے

اور شکم ہمسائے کا خالی یہ مومن کی شان نہیں

حسن ادا گفتار حسیں اور خندہ پیشانی

چہرے سے اظہار مروت دل میں جذب شیطانی

آنکھ مروت سے ہو خالی یہ مومن کی شان نہیں

ظالم سے ہو خائف ظلم کرے مظلوموں پر

اپنے سر پر آئی بلا کو ڈالے غیر کے شانوں پر

بات نہیں عثمانؔ کی خیالی یہ مومن کی شان نہیں

کلمۂ طیب مئے وحدت کے پیمانے کا نام
رکھ دیا خالق نے مومن اسکے مستانے کا نام

ہے مجاہد شمع ایمانی کے پروانے کا نام
زندگی ہے اسکی لو پر جل کے مرجانے کا نام

امتحانِ آدمیت خلد سے آنے کا نام
کامیابی کی سند ہے پھر وہیں جانے کا نام

دن کو لکھئے آپ کے روئے منور کی ضیاء
رات کہئے انکی زلفوں کے بکھر جانے کا نام

انسے دوری لعنتوں کے طوق کا اک نام ہے
سرفرازی بحر الفت میں اتر جانے کا نام

دوسری دنیا میں پھر کیسے کوئی ہوتی مثال
رکھ دیا محبوبؐ جب خالق نے فرزانے کا نام

کبریا نے عرش پر روز ازل سے لکھ دیا
نام سے اپنے ملا کر اپنے مستانے کا نام

تشنہ ہوگی روز محشر امت مرحوم کیوں
کوثر و تسنیم جب ہے انکے میخانے کا نام

رحم فرمایا خدا عثمانؔ خستہ حال پر
ہے ترے محبوبؐ کی امت میں دیوانے کا نام

معمور کیا حق سے عالم باطل کی کمر کو توڑ دیا
عصیاں سے بھلائی کی جانب افکار بشر کو موڑ دیا

تم ہی نے جہانِ ہستی میں ہر ایک بلندی پستی میں
ایمان کا جھنڈا گاڑ دیا اصنام جہاں کو توڑ دیا

تفسیر ہو شان قدرت کی تصویر سراپا رحمت کی
تقدیر کو بزم ہستی کی اللہ نے تم سے جوڑ دیا

مسجود ہے کیا ساجد کیا ہے یہ راز تم ہی نے سمجھایا
قربان تمہارے صلِّ علیٰ بندوں کو خدا سے جوڑ دیا

دامن میں تمہارے جو آیا صدیق ہوا فاروق ہوا
بد بخت ہوا جس نے آقا دامن کو تمہارے چھوڑ دیا

یوں تو ہیں نبی سب ہی عثماںؔ مقبولِ خدا عالی ذیشاں
پر کوئی نہیں ایسا جس نے انگلی سے قمر کو توڑ دیا

نہ جس بندے سے ہوں راضی خدا و مصطفٰی دونوں
وہ پائے گا یقیناً برزخ و محشر سزا دونوں

نہ کر تفریق فرمانِ نبیؐ فرمانِ خالق میں
حدیث و قرآں رخ ہیں ایک ہی تصویر کے دونوں

نبی لاکھوں جہاں میں آئے پر ایسا نہیں آیا
اشارے سے کرے جو چاند کے ٹکڑے جدا دونوں

شب ہجرت پڑا باطل کی چشم و عقل پر پردہ
چلے جب حضرت بوبکرؓ اور شاہ ہدیٰؐ دونوں

نہیں ملتی مثال ایسی جہاں میں عشق محکم کی
ہیں بوبکرؓ و عمرؓ جیسے حضور مصطفٰی دونوں

اگر مقصود ہے عثماںؔ رضائے خالق اکبر
رسولؐ ہاشمی پر جان و دل کر دے فدا دونوں

غمِ نبیؐ میں بسر جسکی زندگی ہو گی

اسے نصیب زمانے کی ہر خوشی ہو گی

نہ جسمیں شامل ادائے محمدی ہو گی

قبول پیشِ خدا کیا وہ بندگی ہو گی

ابو جہل کے چھری دل پہ چل گئی ہو گی

انگشت جب وہ سوئے آسماں اٹھی ہو گی

دل و نگاہ کی جنت تو ہے مدینے میں

دیارِ ہند میں کیا دورِ بے کلی ہو گی

مرے حضور پلائینگے جام کوثر کا

بروزِ حشر جو امت کو تشنگی ہو گی

نہ دی اذاں تو سحر بھی نقاب اٹھا نہ سکی

خدا ہی جانے کیا عظمت بلالؓ کی ہو گی

شہیدِ ناز کو چھیڑو نہ اے نکیرینو

تھکا ہوا ہے بہت نیند آ رہی ہو گی

ہے محکم عشق تو عثمانؔ بخت جاگے گا

کبھی تو شہرِ مدینہ میں حاضری ہو گی

ہے تمنا درِ سلطانِ مدینہ دیکھیں
مرکزِ رحمتِ حق فیض کا دریا دیکھیں

چومیں سو بار بصد شوق لب و آنکھوں سے
گر محمد کا کہیں نقش کفِ پا دیکھیں

بولے عشاقِ نبی کر کے طوافِ کعبہ
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھیں

اپنی ناکامیٔ تقدیر پہ رو دیتے ہیں
قافلہ ہم جو مدینہ کوئی جاتا دیکھیں

سر کو دربارِ الٰہی میں جھکا دیتے ہیں
ہم جو طوفان و حوادث کوئی آتا دیکھیں

التجا ہے دلِ عثمانؔ کی یارب ہو قبول
روبرو میں بھی انہیں اور مجھے آقا دیکھیں

یہ آرزو تھی سلام انکے روبرو کرتے
زیارت در سرکار باوضو کرتے

دیار شاہ مدینہ میں سر کے بل جا کر
اے کاش ہم بھی کبھی شرح آرزو کرتے

یہ شان شان حبیبؐ خدا سبحان اللہ
فرشتے انکے پسینے میں ہیں وضو کرتے

قسم خدا کی وہ احباب ہو ہی جاتے تھے
جو انسے اعدا بھی اک بار گفتگو کرتے

مرے حضور کو اک بار دیکھ لیتے اگر
نہ مصری یوسف کنعاں کی آرزو کرتے

ذلیل ہوتے نہ عثمانؔ آج عالم میں
ادا مسلماں اگر فرض وحدہٗ کرتے

اصول مصطفےٰ پر دل کو اے عثمانؔ مائل کر
نہ جرأت پاس آنے کی کبھی شیطان کو ہوگی

اگر یادِ نبیؐ آتی رہے گی
تو دل سے بیکلی جاتی رہے گی

جبین شوق پیشِ حق جھکا دے
ہر اک امید بر آتی رہے گی

سرِ محشر غلامانِ نبیؐ پر
گھٹا رحمت کی منڈلاتی رہے گی

لحد کی روشنی کا کرلے ساماں
نہیں تو روح گھبراتی رہے گی

بچا لے اپنا دامن اہل شر سے
شرافت ہاتھ سے جاتی رہے گی

مسلماں ایک ہو جا نیک ہو جا
وگرنہ آبرو جاتی رہے گی

تمنا چھوڑ دے دنیا کی ناداں
یہ اک دن ہاتھ سے جاتی رہے گی

اگر عثمانؔ ہے ایمان کامل
تو سر سے ہر بلا جاتی رہے گی

نور سے سارا عالم منوّر رہوا جب ہوئی آمد اللہ کے دلدار کی
سر بہ سجدہ تھی ہر شاخ گل اور کی کعبۃ اللہ نے تعظیم سرکار کی

کنگرے قصر کسریٰ سے چودہ گرے ظلمت کفر کے چھٹنے بادل لگے
بت گرے سر کے بل اور شیطان بھی ڈر کے بھاگا تجلی سے انوار کی

آ گئے آ گئے وہ رسول زماں گا رہے تھے یہ نغمہ زمیں آسماں
ذرّے ذرّے کہ لب پر تھا صلِّ علیٰ گا رہی تھی صبا راگنی پیار کی

بیکسوں بدنصیبوں کے دن پھر گئے ڈوبنے والے بیڑے سبھی تر گئے
شاخ اسلام پر پھول کھلنے لگے گر گئیں پتیاں نخل کفار کی

خانۂ نور ہے خانۂ مصطفیٰ ہے مدینہ سراپا چمن باخدا
چلکے عثمانؔ طیبہ میں دیکھو ذرا خاک ہے کیمیاء ان کے دربار کی

غلام شافع محشر چلے مدینے کو
وہ دست ساقئ کوثر سے جام پینے کو
جلا نصیب ہوئی بخت کے نگینے کو
دیا ہے توڑ ہر اک آرزو کے سینے کو
چلے ہیں مار کے ٹھوکر ہر اک خزینے کو

نبیؐ کے چاہنے والوں کو غم بھلا کیوں ہو
غمِ زمانہ سے یہ آنکھ نم بھلا کیوں ہو
کسی کے سامنے سر اپنا خم بھلا کیوں ہو
ہم اہل حق پہ جفاء و ستم بھلا کیوں ہو
کسے مجال ہے توڑے جو اس نگینے کو

نہ کوئی خواہش دنیا نہ خواہش زر ہے
غمِ زمانہ کوئی اور نہ فکر محشر ہے
ہم عاشقان محمد ہیں ہم کو کیا ڈر ہے
نظر ہماری عنایاتِ کبریاء پر ہے
اسی کی ذات ترائے گی ہر سفینے کو

گزر رہی ہے جو دل پر وہ کہہ نہیں سکتا
غمِ فراقِ محبت بھی سہہ نہیں سکتا
شکستہ پا ہوں سفر ہو بھی طے نہیں سکتا
دیارِ ہند میں عثمان رہ نہیں سکتا

اڑا کے لے چل اے بادِ صبا مدینے کو
جس سمت اٹھ گئی شہ ابرار کی نظر

شرمندہ ہو کے رہ گئی کفار کی نظر
نغمہ خدائی حمد کا گانے لگے صنم

بتخانوں پر جو پڑ گئی سرکار کی نظر
پڑھکر وہ کلمہ دل سے مسلمان ہو گیا

جس پر مرے نبیؐ کی پڑی پیار کی نظر
بنکر شفیع آئیں گے محشر میں مصطفیٰؐ

شرمندہ آئے گی جو گنہگار کی نظر
محبوب کبریا ہیں وہ سردار کائنات

ان پر ہے کبریا کی بہت پیار کی نظر
دشمن تمام خوف سے تھرّا کے رہ گئے

جس دم اٹھی ہے حیدر کرار کی نظر
پل بھر میں بگڑی قسمتِ عثمانؓ سنور گئی

جب مصطفیٰؐ نے ڈال دی اک پیار کی نظر

ہے جمالِ روئے احمد وہ جمال عالم آرا
کہ خدا کو جس کا ثانی نہ ہوا کوئی گوارا

ہوئے چاند کے بھی ٹکڑے پلٹ آیا مہر تاباں
انگلی سے مصطفیٰ کی جب ہو گیا اشارہ

بنے عرش حق کی زینت نعلین پا تمہارے
جو نہ مل سکا کسی کو وہ مقام ہے تمہارا

یہ ہماری خوش نصیبی جو نہیں تو اور کیا ہے
جو حبیب کبریاء ہے وہ ہے رہنما ہمارا

میں غلام مصطفیٰ ہوں مجھے اے زمانے والو
کسی غیر کی کہانی نہ سنایئے خدارا

ہے دعائے قلبِ عثماں کسی دن درِ نبیؐ پر
بصد احترام یارب چلے کارواں ہمارا

ہے عام دو جہاں پر رحمت مرے نبیؐ کی
لطف و کرم عطا ہے عادت مرے نبیؐ کی

شمس و قمر ستارے ہیں ماند سب نظارے
تنویر کبریاء ہے صورت مرے نبیؐ کی

انساں ہوں یا کہ حیواں جن ہوں کہ یا ملک ہوں
یکساں ہے ہر نفس پر شفقت مرے نبیؐ کی

آدمؑ ہوں یا کہ موسیٰؑ داؤدؑ ہوں کہ عیسیٰؑ
ہر اک رسول کو ہے چاہت مرے نبیؐ کی

ہے حکم رب اکبر جنت میں روز محشر
جائے گی سب سے پہلے امت مرے نبیؐ کی

مقبول بارگاہ خالق میں ہو گیا وہ
جس قلب میں نہاں ہے الفت مرے نبیؐ کی

عثمانؔ اس سے بڑھکر کیا اور ہو شہادت
قرآن سے عیاں ہے عظمت مرے نبیؐ کی

سب سے بالا و برتر ہمارے نبیؐ
دین و دنیا کے سرور ہمارے نبیؐ

کوئی ان سا جہاں میں ہوا ہے نہ ہو
رب اکبر کے دلبر ہمارے نبیؐ

کوئی توریت و انجیل لائے مگر
آئے قرآن لیکر ہمارے نبیؐ

جس نے بندوں کو خالق سے ملوا دیا
وہ ہیں ہادی و رہبر ہمارے نبیؐ

دینگے بھر بھر کے ہر امتی کے لئے
حشر میں جام کوثر ہمارے نبیؐ

دور کرنے کو تاریکیاں آئے ہیں
مشعل نور بنکر ہمارے نبیؐ

ناز جتنا بھی عثمانؔ کرے ہے کم
شافع روز محشر ہمارے نبیؐ

وہ چہرۂ انور کیا کہنا وہ زلف پیمبر کیا کہنا

ہے مہکی مہکی ساری فضا عالم ہے معطر کیا کہنا

جب عرش معلّٰی پر جا کر خالق سے ہوئے واصل سرور

سبحان اللہ سبحان اللہ اس وقت کا منظر کیا کہنا

اللہ غنی ہے کیا پیاری تعلیم رسولؐ اکرم کی

اک ڈالی نظر اور موم ہوئے وہ دل جو تھے پتھر کیا کہنا

احباب تو کیا غیروں کو بھی تکلیف نہیں سرکار نے دی

اس رحمت عالم کی رحمت سب پر ہے برابر کیا کہنا

اے کاش الٰہی بہر نبیؐ ہو جائے دعاء مقبول مری

عثمانؔ پہ بھی اک نظر کرم ہو عرصۂ محشر کیا کہنا

الفت خیر البشر سے ہے جو تابندہ نہیں
مردہ ہے مردہ حقیقت میں وہ دل زندہ نہیں

قول انسانی نہیں فرمان ہے اللہ کا
کوئی بھی مذہب بجز اسلام پائندہ نہیں

ہاتھ آتا ہی نہیں اسکو صراط مستقیم
جو بشر حسن نیت کے ساتھ جوئندہ نہیں

ہوں قطب ابدال علامہ ہوں یا کہ اولیاء
مثل اصحاب محمد کوئی تابندہ نہیں

حکم خالق طرز احمد پر بسر کر زندگی
چاہتا ہے حشر میں گر ہونا شرمندہ نہیں

کیا نظر تھی سنگ دل بھی موم جسنے کر دیئے
عقل تو کہتی تھی مانے گی کبھی ہندہ نہیں

کر دیا اعلان بعد فتح مکہ آپ نے
اب کوئی مشرک یہاں آئے گا آئندہ نہیں

جوہر انسانیت جس میں نہیں اے دوستو
قوم کا ہرگز وہ ہوسکتا نمائندہ نہیں

گو بظاہر آدمی ہے اصل میں شیطان ہے
جو خطا پر اپنی اے عثمانؔ شرمندہ نہیں

خالق سے کیا جو روز ازل اقرار وہ بندہ بھول گیا
کس واسطے اس نے پیدا کیا یہ مقصد و منشا بھول گیا

الجھا ہوا زیب و زینت میں ہے محو جہاں کی لذت میں
ان فانی بہاروں کی دھن میں گلزار ارم کا بھول گیا

تہذیب و تمدن نیکوں کا افسوس نہ تو نے اپنایا
غیروں کا طریقہ سیکھ لیا کردار نبی کا بھول گیا

اللہ کو واحد جانے ہے نبیوں کو بھی برحق مانے ہے
پر بندۂ مولیٰ کا مطلب نادان یہ سارا بھول گیا

معلوم ہے اک دن جانا ہے سب ٹھاٹھ یہیں رہ جانا ہے
کیوں قبر کا منظر بھول گیا کیوں حشر کا نقشہ بھول گیا

حیران ہوں آخر بات ہے کیا کیوں آج مسلماں اے عثماںؔ
دربار الٰہی میں سر کو سجدے میں جھکانا بھول گیا

یہ شان رسولؐ انام اللہ اللہ
خدا بھیجتا ہے سلام اللہ اللہ

وہ معراج کی شب میں عرش بریں پر
خدا سے ہوئے ہمکلام اللہ اللہ

ہر اک امتی کو وہ محشر میں اپنے
پلائینگے کوثر کا جام اللہ اللہ

ملے گا مقام اسکو خلد بریں میں
جو ہو جائے انکا غلام اللہ اللہ

ملا میری کشتی کو طوفاں میں ساحل
لیا جب محمدؐ کا نام اللہ اللہ

ملا ہے جو عثمانؔ خالق سے ہم کو
ہے صدقہ رسول انام اللہ اللہ

مرا ذوق نعت گوئی یہ ادائے شاعرانہ
ہے یہ فیض عام انکا جو ہیں رحمت زمانہ

مرے شعر سننے والو جو سمجھ سکو تو سمجھو
ہے یہ سوز عاشقی کا ہے یہ درد کا فسانہ

جو شفیع عاصیاں ہیں جو حبیب کبریاء ہیں
میں انہی کا ہو گیا ہوں مجھے کیا غم زمانہ

نہ تلاش مال و زر ہے نہ حکومتوں کا ارماں
مجھے دو جہاں سے بڑھکر ہے نبیؐ کا آستانہ

یہ جو مے ہے بوتلوں میں یہ حرام ہے اے ساقی
مئے حب مصطفیٰ گر ترے پاس ہو پلانا

ہے خدا کے بعد عثماںؔ مرے لب پہ نام احمدؐ
مرے ساز دل پہ ہر دم ہے رواں یہی ترانہ

نہ حوروں کی طلب ہے اور نہ دل میں شوق جنت کا
میں ہوں طالب فقط یارب تری نظر عنایت کا

محبت سرورِ عالم کی میرے دل میں پیدا کر
الٰہی مجھ کو پروانہ بنا شمع رسالت کا

نہ دل میں بھول کر آئے خیال زینت دنیا
جیوں جب تک رہوں شیدائی تیری شان قدرت کا

فرشتہ موت کا جس وقت آئے جان لینے کو
زباں پر ہو مری یارب رواں کلمہ شہادت کا

دکھا دے مجھکو بھی یارب بہار گلشن طیبہ
نظارہ میں بھی کرلوں روضۂ فخر رسالت کا

تمنا ہے دل عثمانؔ کی یارب روز محشر میں
مجھے مل جائے پروانہ محمدؐ کی شفاعت کا

گلبدن جان چمن جان بہاراں آیا

باعث کون و مکاں کعبۂ ایمان آیا

منتخب تھا جو ازل ہی سے رسولوں کا امام

ذات سے جسکی تھا وابستہ خدائی کا نظام

لو مبارک ہو وہی بندۂ ذیشان آیا

رحمتیں عام ہوئیں بادِ بہاری آئی

سارے عالم پہ گھٹا لطف و کرم کی چھائی

دردمندوں کا مسیحا لئے درماں آیا

گونجی اللّٰہُ اَحَد کی صدا بتخانوں میں

گفتگو ہوش کی ہونے لگی دیوانوں میں

پیکر صدق و صفا کامل عرفاں آیا

حق تعالیٰ نے جو آدم کو امانت دی تھی

جس کی آمد کی رسولوں نے بشارت دی تھی

صحن عالم میں وہی مہر درخشاں آیا

مل گئی دولت کونین مقدر چمکا

تاجداروں سے سوا ہو گیا رتبہ اسکا

جو بھی مضطر در سرکار پہ عثمانؔ آیا

رسولؐ خدا تاجدار دو عالم زمانے کے آقا محمدؐ محمدؐ
مری زندگی کا سہارا محمدؐ مرے دل کی دنیا محمدؐ محمدؐ

وہ محبوب رب اور امی لقب ہیں شفیع الوریٰ ہیں وہ عالی نسب ہیں
وہ ختم رسل رحمت العالمیں ہیں رسولوں میں یکتا محمدؐ محمدؐ

ہوا ٹکڑے مہتاب بھی آسماں پر اشارہ شہ دیں کی انگلی کا پا کر
گرے بت بھی سجدے میں اللہ اکبر پڑھا سب نے کلمہ محمدؐ محمدؐ

کوئی ہے خلیل اور کوئی مسیحا کسی نے لقب ہے کلیمی کا پایا
کسی کو دیا تاج شاہی خدا نے تمہیں قرب بخشا محمدؐ محمدؐ

یہ مانا کہ یوسف بھی اک مہ جبیں تھے بہت ہی حسیں دلربا دلنشیں تھے
مگر صرف عاشق تھیں انپر زلیخا خدا تم پہ شیدا محمدؐ محمدؐ

زباں میں کہاں اتنی عثمانؔ طاقت بیاں کر سکے جو ثنائے محمدؐ
ثنا خواں ہے خود خالق پاک جسکا وہ ہے ذات اعلیٰ محمدؐ محمدؐ

شہرت ہی کا طالب ہوں نہ عشق خزینے سے
دل اپنا تو وابستہ ہے یا رو مدینے سے

خوشبو جو گلِ تر کی پھیلی ہے فضاؤں میں
لگتا ہے صبا ہو کر آئی ہے مدینے سے

زینت جو مکاں کی ہے وہ دم سے مکیں کے ہے
کیا ہو گی بھلا افضل فردوس مدینے سے

کیا مشک ہے کیا عنبر کیا عطر ہے کیا صندل
کمتر ہے ہر اک خوشبو آقا کے پسینے سے

ہو عزم اگر پختہ مردان مجاہد کا
رہ جاتے ہیں ٹکرا کر طوفان سفینے سے

خالق نے جنہیں اپنا محبوبؐ بنایا ہے
لینا ہے تجھے عثمانؔ درس انکے قرینے سے

آتی ہیں بر مرادیں آقا ترے نگر میں
جاری ہے رحمتوں کا دریا ترے نگر میں

بیچارگی نے پایا چارہ ترے نگر میں
ادنیٰ بھی ہوگئے ہیں اعلیٰ ترے نگر میں

دنیا سمجھ رہی تھی اک مشت خاک جسکو
وہ چاند بنکے چمکا ذرّہ ترے نگر میں

پا جائیگا یقیناً وہ عمر جاودانی
ہووے نصیب جسکو مرنا ترے نگر میں

مانے کوئی نہ مانے کامل مرا یقیں ہے
پروانہ خلد کا ہے ملتا ترے نگر میں

اے کاش بخت اپنا ایسا بھی دن دکھاتا
عثمانِ خستہ جاں بھی جاتا ترے نگر میں

جان ایماں کون ہے جانان ایماں کون ہے
حاصل کون مکاں فخر رسولاں کون ہے

اس بہار گلشن حق کا نگہباں کون ہے
ہر دو عالم میں ہے جاری جسکا فرماں کون ہے

خالق اکبر ہے خود جسکا ثنا خواں کون ہے
جز محمدؐ مصطفیٰ اسد رجہ ذیشاں کون ہے

کون بنکر رحمت للعالمیں آیا یہاں
محسنِ انسانیت ہے کون ایسا بیکراں
درد ہے مخلوق کا کس ذات کے دلمیں نہاں
کسکا دامن ہے پناہِ دردمند و بیکساں

کہیئے تو انصاف سے ایسا مہرباں کون ہے
جز محمدؐ مصطفیٰ اسد رجہ ذیشاں کون ہے

کسکا اسم پاک عرش پاک پر حق نے لکھا
قالب آدم میں کسکا نور تھا جلوہ نما
آرزوٴ چاہ میں کسکی تھے سارے انبیا
اور بنیں نعلین کسکی زینت عرش علیٰ

کسکا یہ اعجاز ہے محبوبؐ یزداں کون ہے
جز محمدؐ مصطفےٰ اسدرجہ ذیشاں کون ہے

دو جہاں کے بادشاہ مسند کھجوری بوریا
والئی قصر ارم ہیں اور مسکن جھونپڑا
پیٹ خالی اور دامن میں متاع بے بہا
دامن رحمت کے سائے میں ہے سب خلق خدا

منبع جود و کرم ایسا اے عثماںؔ کون ہے
جز محمدؐ مصطفےٰ اسدرجہ ذیشاں کون ہے

جہاں طرز شہ بطحا نہیں ہے
نزول رحمت مولیٰ نہیں ہے

کوئی اللہ نے دونوں جہاں میں
محمدؐ سا کیا پیدا نہیں ہے

جو ہو جائے اسیر عشق احمدؐ
جہنم کا اسے کھٹکا نہیں ہے

سر عرش بریں خلق خدا میں
بجز خیر الوریٰ پہنچا نہیں ہے

کسی گوشے میں دنیا کے کہیں بھی
اماں جز خالق یکتا نہیں ہے

خدا عثمان کو پہنچا دے طیبہ
یہ دل اب ہند میں لگتا نہیں ہے

ہے رضائے کبریا طاعت رسولؐ اللہ کی
لازم وملزوم ہے الفت رسولؐ اللہ کی

عافیت دارین میں گر چاہتا ہے اے بشر
کر تلاش ہر فعل میں سنت رسولؐ اللہ کی

تلخ گوئی غیبت وبہتان وکینہ چھوڑ دے
خود کو گر کہلائے ہے امت رسولؐ اللہ کی

جو زبان وہاتھ سے ایذا مسلمانوں کو دے
اسکو حاصل ہی نہیں نصرت رسولؐ اللہ کی

ہے حدیث پاک ہوگا سو شہیدوں کا ثواب
ایک گر زندہ کرو سنت رسولؐ اللہ کی

ہے دعاء قلبِ عثماںؔ ہو قیامت میں نصیب
فضل تیرا یا خدا قربت رسولؐ اللہ کی

یہ نعمتیں ہیں زمانے کی آدمی کے لئے
اور آدمی کو بنایا ہے بندگی کے لئے

بشر کو اس لئے دی ہے خدا نے عقل سلیم
گزارے زندگی اللہ کی رضا کے لئے

خدا کے حکم کی تعمیل شرط اول ہے
ہے کفر سر کو جھکانا کبھی کسی کے لئے

یہ فضل خالق اکبر طفیل احمدؐ ہے
چراغ دین ملا ہمکو روشنی کے لئے

نہ معصیت میں اسے ڈھونڈئے کبھی عثماںؔ
بنا ہے گلشن فردوس متقی کے لئے

زندگی اپنی کچھ اس طرح بسر ہو یا رب
شام کعبے میں مدینے میں سحر ہو یا رب
لطف تو جب ہے کسی روز در آقا پر
عالم وجد ہو اور اپنا گزر ہو یا رب

رحمت عالم ساقئی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم
نور مجسم فخر پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

سرور مرسل مشعل ایماں وجہ دو عالم ہادئی دوراں
کعبۂ ایماں شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم

شمس الضحی تم بدر الدجی تم نور الہدی تم ماہ لقا تم
کیوں نہ تصدق جان ہو تم پر صلی اللہ علیہ وسلم

جبریل تمہارے در کا ہے درباں مسند تمہارا عرش معلیٰ
تاج شفاعت آپ کے سر پر صلی اللہ علیہ وسلم

درس دیا قرآن کا ہمکو بندہ کیا رحمٰن کا ہمکو
کلمۂ طیب تم نے پڑھایا صلی اللہ علیہ وسلم

کشتئ ایماں تم نے ترائی بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھائی
تم ہی دوائے بیکس و مضطر صلی اللہ علیہ وسلم

وصف بیاں عثماںؔ سے کیا ہو آپ سراپا نورِ خدا ہو
میں اک عاصی آپ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

دل بہلتا نہیں زمانے سے
دور ہوں انکے آستانے سے

اے صبا جا کے عرض کر دینا
رو رہا ہے کوئی زمانے سے

نور ملتا ہے خاک طیبہ کو
چشم بے نور میں لگانے سے

کاش حاصل مجھے حضوری ہو
آرزو ہے یہ اک زمانے سے

کیسے محشر میں منہ دکھائینگے
عار ہے جنکو سر جھکانے سے

ہو گا عثمانؔ قصر جنت کیا
بڑھکے آقاؐ کے آستانے سے

گر چاہتا ہے حاصل ہو قرابت محمدؐ
تو خلوص دل سے ناداں کر اطاعت محمدؐ

فرمان کبریا ہے قرآن میں لکھا ہے
ہے ولی خدا کا جس نے کی اطاعت محمدؐ

اپنوں سے پیار انکو کس درجہ ہو گا جبکہ
دشمن بھی زیر سایہ ہیں عنایت محمدؐ

ہیں بندھے شکم پہ پتھر دیتے ہیں جھولیاں بھر
مشہور دو جہاں میں ہے سخاوت محمدؐ

خلد بریں میں کوئی داخل نہ ہو سکے گا
داخل نہ ہو گی جب تک کل امت محمدؐ

عثمانؔ اس بشر کی قسمت کا پوچھنا کیا
ہو جائے جسکو حاصل اک عنایت محمدؐ

شاہ والا نسب آپ محبوبؐ رب لائے حق کا پیام آخری آخری
حق نے فرمایا اے مومنو ہیں یہی کل جہاں کے امام آخری آخری

آئے دنیا میں جب حق کے پیارے نبی گا رہے تھے یہ نغمہ ملائک سبھی
جاگ اٹھی قسمت خلق روشن ہوا حق کا ماہ تمام آخری آخری

اب نہ آئیگا کوئی نبی دوسرا، اب نہ کلمہ کسی کا پڑھا جائیگا
یونہی جاری رہیگا سدا حشر تک مصطفیؐ کا نظام آخری آخری

پہنچے سدرہ پہ جب سرور انبیاء بولے جبریل امیں یا حبیب خدا
آپ تشریف لے جایئے بس ہوئی میری منزل تمام آخری آخری

جس طرف سے ہوا مصطفیؐ کا گزر جھک گئے بہر تعظیم سنگ و شجر
ظلمتیں ہٹ گئیں چمکا نور سحر ہو گئی غم کی شام آخری آخری

تم بھی عثمانؔ ذرا عقل سے کام لو ہاتھ میں دامن مصطفیؐ تھام لو
کچھ نہ کر پاؤ گے جبکہ ہو جائیگی زندگانی کی شام آخری آخری

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ

گھڑی بھر میں راہ وہ طے ہوئی　　وہ مقام سدرہ و عرش کی

یہ خبر کسی کو نہ ہو سکی　　کہ ہے انتہا کیا عروج کی

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ

کہیں مثل میرے حضورؐ کی　　نہ ہوا نہ ہو گا حسیں کوئی

ہے جو چاند تاروں میں روشنی　　یہ ضیاء ہے آپؐ کے نور کی

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

کبھی حق میں دشمن دیں کے بھی　　نہیں بد دعاء ہے نبیؐ نے کی

دیا درس الفت و دوستی　　ہے یہ شانِ خُلقِ محمدیؐ

حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ

ہو غموں کا دور کہ ہو خوشی　　رہے دل میں یاد رسولؐ کی

ہے یہ عثمانؔ آرزوئے دلی　　یہی ورد لب پہ ہو ہر گھڑی

صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

جو تخلیق عالم ہوئی پہلے پہلے
تو ذات محمدؐ بنی پہلے پہلے

مقدر ہوئی انکو عالم کی شاہی
جو تقدیر عالم لکھی پہلے پہلے

بدولت اسی نور کی پیش آدم
جبینِ ملائک جھکی پہلے پہلے

لکھا عرش پر پایا نام محمدؐ
جو نہی چشم آدم کھلی پہلے پہلے

جو پائی خبر آمد مصطفیٰ کی
تو ظلمت سمٹنے لگی پہلے پہلے

بوبکرؓ نے کر کے تصدیقِ وحدت
سند لے لی صدیق کی پہلے پہلے

ہوا نور سے قلبِ فاروقؓ روشن
جو آیاتِ قرآں پڑھیں پہلے پہلے

ہے عثماںؔ سب کچھ محمدؐ کے صدقے
کہاں ورنہ مخلوق تھی سب سے پہلے

اے خالق دو عالم قسمت مری جگا دے
اک بار زندگی میں در مصطفیٰ دکھا دے

پھرتے ہیں ہم بھٹکتے صحراء میں ظلمتوں کے
یارب نبیؐ کے صدقے ہمیں راستہ دکھا دے

اے کاش یا الٰہی مقبول یہ دعاء ہو
طیبہ کی وادیوں میں مدفن مرا بنا دے

یہ آرزو ہے یارب عشق محمدیؐ میں
بنکر پھروں دوانہ ہوش و خرد اڑا دے

کشتی ہے بحرِ غم میں اور دور ہے کنارا
اے خالق دو عالم دست کرم بڑھا دے

عثمانؔ خستہ جاں بھی اک دن در نبیؐ پر
اے کاش حال پر غم انہیں روبرو سنا دے

جذبۂ جوشِ جنوں حد سے بڑھا جاتا ہے
دامنِ صبر بھی ہاتھوں سے چھٹا جاتا ہے

لو خبر آ کے مسیحائے دو عالم اب تو
قابلِ مرگ یہ بیمار ہوا جاتا ہے

ضبط کر اے دلِ بیتاب نہ کر آہ و فغاں
شکوۂ غم سے محبت کا مزہ جاتا ہے

مرحلے عشق کے آسان نہیں مثلِ بلال
پا بہ زنجیر بھی شعلوں پہ چلا جاتا ہے

ناز تقدیر پہ جتنا بھی کرے وہ کم ہے
جو غلامِ شہِ ابرار کہا جاتا ہے

ذکر کرتا ہے جو سرکارِ دو عالم کا اسے
یاد محفل میں فرشتوں کی کیا جاتا ہے

ہے تو عاصی ہی یہ عثمانِ الٰہی پھر بھی
امتِ شافعِ محشر میں گنا جاتا ہے

آنکھیں ہیں تمنائی اور دل ہے یہ دیوانہ
اک بار نظر آ جا اے جلوہ جانانا

اب کیسے کٹیں راتیں اور کیسے بسر دن ہوں
ہے شمع مدینے میں اور ہند میں پروانہ

کیا ہوگا دواؤں سے بیمار محبت کی
رہنے دو جہاں والو چھوڑو مجھے بہلانا

آئیگا قرار اب تو گلیوں میں مدینے کی
مشکل ہے کسی شے سے اس دل کا بہل جانا

اے کاش مدینے میں قسمت مجھے لے جائے
حسرت ہے کہ گلیوں میں بنکر پھروں دیوانہ

لوٹا نہ کوئی خالی سائلِ در احمدؐ سے
عثمانؔ ہے یہ انکا انداز کریمانہ

دنیا میں جبکہ سیّد ابرار آ گئے
بادل کرم کے چار سو عالم پہ چھا گئے

پرچم بلند حق و صداقت کا ہو گیا
نغمے خدائی حمد کے ہر لب پہ آ گئے

آتا ہے نکھرا نکھرا نظر چار سو سماں
بنکر بہار آپؐ زمانے پہ چھا گئے

پائی جو آمدِ شہِ ابرار کی خبر
بت بھی خوشی سے جھوم کے سجدے میں آ گئے

صدیوں کی دہکی آتش فارس بھی بجھ گئی
اور زلزلے ایوان میں کسریٰ کے آ گئے

ظلم و جفا وَ جور و ستم سرکشی مٹے
راحت یتیم و بے کس و مظلوم پا گئے

عثمانؔ انکے حسن کا عالم نہ پوچھئے
اک ہی جھلک سے شمس و قمر مات کھا گئے

رحمت کا ہے خزانہ محمدؐ کے شہر میں
منظر ہے دلربانہ محمدؐ کے شہر میں

کوثر کا اور شراب طہورا کا مومنو
موجود ہے میخانہ محمدؐ کے شہر میں

رحمت خدا کی آکے لپٹ جائیگی اسے
مچلے گا جو دوانہ محمدؐ کے شہر میں

کہنا سلام شوق ہمارا ابھی اے صبا
تیرا اگر ہو جانا محمدؐ کے شہر میں

قربان لاکھوں زندگی اس خوش نصیب پر
مر جائے جو دوانہ محمدؐ کے شہر میں

بھرنا ہر اک بھکاری کا دامانِ آرزو
دستور ہے پرانا محمدؐ کے شہر میں

تجھ سے ہے یا الٰہی یہ عثمانؔ کی دعاء
ہو آخری ٹھکانہ محمدؐ کے شہر میں

اے شاہ زمن اے فخر رسل اعجاز ترا اللہ اللہ
کبھی فرش پہ دیکھا جلوہ نما کبھی عرش علیٰ اللہ اللہ

جبریل نے تیرے تلووں سے عارض کو ملا اللہ اللہ
نعلین سے عرش اعظم کا اعزاز بڑھا اللہ اللہ

آدم نے جونہی کھولیں آنکھیں اور عرش بریں پر نگہ پڑی
دیکھا تو قریب خالق تھا ترا نام لکھا اللہ اللہ

کہیں اُدۡنُ مِنِّی فرمایا کہیں لَنۡ تَرَانِی حکم ہوا
کہیں تاب نظارہ ہو نہ سکی کہیں وصل ہوا اللہ اللہ

کوئی جاہل اعظم کہلایا فاروق معظّم کوئی ہوا
کام آئی مقدّر والے کے آقا کی دعاء اللہ اللہ

ساجد تو بہت ہیں دنیا میں شبّیر سا سجدہ ہو نہ سکا
گردن پہ ہے خنجر اور سر ہے سجدے میں جھکا اللہ اللہ

عثمانؓ جہان ہستی کا معمور رہوا گوشہ گوشہ
جب آیا نکل کر پردے سے وہ رشک ضیا اللہ اللہ

اتنا کیا بلند خدا کے پیام کو
دنیا سے محو کر دیا باطل کے نام کو

نکلے جدھر وہ نازش عالم خرام کو
سجدے میں کہکشاں بھی جھکی احترام کو

ممکن نہیں جو لا سکے ایسی کوئی مثال
سلطان دو جہاں ہیں چٹائی قیام کو

محشر میں انکی شان کریمی کو دیکھنا
بھر بھر کے دینگے جام ہر اک تشنہ کام کو

ہرگز نہ انتخاب کی خالق نے کائنات
جب تک نہ منتخب کیا خیر الانام کو

اللہ کے وہ دامن رحمت میں آ گئے
جو پی گئے ہیں عشق محمدؐ کے جام کو

عثمانؔ اصل ہے یہی آئین بندگی
طرز عمل میں رکھئے خدا کے کلام کو

حشر میں آسرا چاہتا ہوں
دامن مصطفیٰ چاہتا ہوں

دردِ دل کی دوا چاہتا ہوں
آپ کی خاکِ پا چاہتا ہوں

سبز گنبد کو چھو کر جو گزرے
وہ معطر ہوا چاہتا ہوں

جس سے حق نے کہا اُدْنُ مِنّی
قرب اس ذات کا چاہتا ہوں

عظمت عرش جس نے بڑھا دی
میں وہ نعلین پا چاہتا ہوں

انکے روضے پہ عثمانؔ جا کر
زیست کی انتہا چاہتا ہوں

جس دم قدم زمین پہ آیا رسول ؐ کا
آیا بتوں کے لب پہ بھی کلمہ رسول ؐ کا

جب سوئے گلستاں ہوا پھیرا رسول ؐ کا
ہر عندلیب و گل ہوا شیدا رسول ؐ کا

جبریل بھی سمجھ نہ سکے جبکہ راز یہ
پھر کون جانے کیا ہے سراپا رسول ؐ کا

جو کہہ دیا زباں سے وہ قانون بن گیا
جاری ہے دو جہان میں سکہ رسول ؐ کا

شاہد ہے ذرہ ذرہ ہر اک کائنات کا
ٹوٹا قمر بھی پا کے اشارہ رسول ؐ کا

مقبول ہو گیا وہ خدا کی جناب میں
عثمانؔ جس نے سمجھا تقاضا رسول ؐ کا

تخیل بھی جہاں تک نہ کسی مخلوق کا پہنچے

تکلف بر طرف واں تک محمد مصطفیٰ پہنچے

گوارا تھا شب اسراء نہ یہ ہر گز مشیت کو

میان طالب و مطلوب کوئی دوسرا پہنچے

ملا حصہ مطابق ظرف کے ایوان خالق سے

کوئی بس طور سینا تک کوئی عرش علیٰ پہنچے

مٹی ظلمت بڑھی رحمت گرے ایوان شیطانی

وہ جس دم رحمت للعالمیں دنیا میں آ پہنچے

مدینہ طیبہ، بطحا ملے کیا کیا لقب پیارے

بنا رشک ارم یثرب جو محبوب خدا پہنچے

دہل جاتا ہے قلب کفر شیطاں بھاگ جاتا ہے

جہاں تک نعرۂ اللہ اکبر کی صدا پہنچے

بدست ساقئی کوثر عطا اک جام ہو یا رب

سرِ محشر جو عثمانِ فسردہ بے نوا پہنچے

گو لاکھ بارِ غم ہو مجاہد کی جان پر

بھاری ہے پھر بھی کفر کی ہر آن بان پر

کیا کر سکے گی گردشِ دوراں اسے ملول

کامل یقین جسکا ہو ربِ جہان پر

بغض و حسد سے جل گیا شیطاں یہ دیکھ کر

یہ مشتِ خاک اور قدم آسمان پر

معراج کی وہ رات وہ منظر وصال کا

حیراں ہر اک ملک تھا بشر کی اڑان پر

جز مصطفٰی یہ شانِ کرم کسکی ہے کہو

سہکر ستم نہ آئے دعاء بد زبان پر

صدقہ رسولؐ پاک کا روزِ شمار میں

اللہ تیرا لطف ہو عثماںؔ کی جان پر

تخلیق کائناتِ جہاں کی بنا ہوئے
فخرِ جہاں حبیبِ خدا مصطفیٰ ہوئے

کرنیں جو پھوٹیں شمس رسالت سے مرحبا
دنیا میں کتنے ماہ و مہر رونما ہوئے

شرما کے مہر و ماہ نے چہرہ چھپا لیا
اس رشک رنگ و نور کے گیسو جو وا ہوئے

دنیا کی جو نگاہ میں درِ یتیم تھا
نعلین اسی کے زینت عرش علا ہوئے

یوں تو خلیل بھی ہیں مسیحا کلیم بھی
پر آپ ہیں کہ ہادئی ہر دوسرا ہوئے

اک بدویہ کی دیکھئے قسمت کہ وہ ملا
جسکی ضیا سے کون و مکاں پر ضیا ہوئے

پیوند پیرہن میں بچھونا چٹائی کا
اور لطف یہ کہ شاہ بھی در کے گدا ہوئے

دل میں سمیٹے درد سبھی کائنات کا
ہر لمحہ محو بہر دعاء مصطفیٰ ہو

کیا شان عشق تھی کہ سر کربلا حسین
سب کچھ لٹا کے راہئی دار البقا ہوئے

دونوں جہاں کے رنج سے آزاد ہوگئے
عثمان جو اسیرِ غمِ مصطفیٰ ہوئے

تاروں کے درمیاں ہے جیسے قمر گگن میں
اسطرح مصطفیٰ ہیں نبیوں کی انجمن میں

محبوب کبریا اگر جلوہ نما نہ ہوتے
ہوتی نہ روح داخل آدم کے بھی بدن میں

ایسی مثال کوئی بھی لا یا نہ لا سکے گا
سلطان دو جہاں اور پیوند پیرہن میں

خوشبو نہ گر لٹاتے وہ مشکبار گیسو
آتی مہک کہاں سے پھولوں کی انجمن میں

اے آفتاب عالم اے رشک رنگ ونکہت
سو سو مہر ہیں پنہاں تیری کرن کرن میں

تسبیح کبریا میں اور یاد مصطفیٰ میں
نغمہ سرا ہے بلبل کا شانۂ چمن میں

مہکار ہے نہ ہوگی انکے پسینہ جیسی
مشک و گلاب عنبر چمپا نہ نسترن میں

لیتا ہے نام دل سے جو شاہ دوسرا کا
مشک وگلاب کی بو آتی ہے اس دہن میں

ہوگی نہ شاید ایسی گلزارِ خلد میں بھی
جو رنگ ونور ونکہت طیبہ کے ہے چمن میں

یہ آرزو ہے یارب عثمانؔ خستہ جاں کی
طرز نبیؐ نہ چھوٹے جب تک ہے جان تن میں

جو عشق مصطفیٰ کو سینۂ و دل میں بسائے ہیں
حقیقت میں انہی پر رحمت خالق کے سائے ہیں

وجود مصطفیٰ شانِ خدا کی ترجمانی ہے
انہی کی رہنمائی میں بشر خالق کو پائے ہیں

بدل جاتی ہیں تقدیریں بھی جنکا نام لینے سے
نبیؐ وہ رحمتِ عالم محمدؐ ہم نے پائے ہیں

یقیناً انپہ ہوگا سایۂ رحمت قیامت میں
جو طرز مصطفیٰ پر زندگی کے دن بتائے ہیں

وہ جنکے نام کا چلتا ہے سکہ دونوں عالم میں
محمدؐ نام ہے وہ آمنہ بی بی کے جائے ہیں

نہ اترے گا قیامت تک نشہ صہبائے وحدت کا
کچھ ایسے جام بھر بھر کر محمدؐ نے پلائے ہیں

یہ سب عثمانؔ حب مصطفیٰ کا ہی کرشمہ ہے
درود و نعت کے نغمے جو تم نے گنگنائے ہیں

دارا رہے نہ اور سکندر زمین پر
قطب و ولی رہے نہ پیمبر زمین پر

کیا حکمت خدا ہے کہ آدم کو خلد سے
بھیجا ہے آزمانے مقدر زمین پر

رگڑی تھیں ایڑیاں جو کبھی اسماعیل نے
چشمہ رواں ہے آج بھی بنجر زمین پر

دیکھا سنا نہ آج تلک مثل شاہ دیں
آئے ہیں یوں تو لاکھوں پیمبر زمین پر

بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھانے کے واسطے
بھیجا خدا نے شافعِ محشر زمین پر

لگتا ہے سرزمین مدینہ میں دوستو
آئی ہوئی ہے خلد اتر کر زمین پر

عثمانؔ ہے نماز میں دیدِ خدا نصیب
دیکھو ذرا جبیں کو رگڑ کر زمین پر

ہے کائناتِ عالم صدقہ مرے نبیؐ کا
بعدِ خدا ہے رتبۂ اعلیٰ بس آپ ہی کا

وہ شاہ دوسرا ہیں وہ شاہ کبریا ہیں
یہ مرتبہ نہ دیکھا نہ سنا کبھی کسی کا

طیبہ کے گلستاں کے پھولوں کا پوچھنا کیا
لعل و گہر سے بڑھکر ذرّہ ہے اس گلی کا

روشن جبینِ مومن ہوگی بروز محشر
پہچان لیں گے چہرہ سرکار امتی کا

تعمیل حکم خالق طرز رسول اکرمؐ
مقصد فقط یہی ہے انساں کی زندگی کا

کرئے نہ بیش و کم کچھ فرمانِ مصطفیٰؐ میں
سنتے ہیں کہ ٹھکانا دوزخ ہے بدعتی کا

بھر جائے گا تمہارا دامن بھی رحمتوں سے
عثمانؔ گر سلیقہ آ جائے بندگی کا

عشق مصطفیٰ جب تک دلنشیں نہیں ہوتا
راضی حق تعالیٰ بھی بالیقیں نہیں ہوتا

گر خدا کو پانا ہے تھام دامن سرورؐ
انکے بن کوئی عقدہ حل کہیں نہیں ہوتا

دنیا ہو کہ عقبیٰ ہو کوئی سا بھی عالم ہو
عاشق محمدؐ کو غم کہیں نہیں ہوتا

جسنے دیکھا آقا کو با خدا پکار اٹھا
ایسا کوئی دنیا میں مہ جبیں نہیں ہوتا

کرتا گر اطاعت تو اے بشر محمد کی
بارگاہ خالق میں شرمگیں نہیں ہوتا

گامزن ہو اے عثماںؔ جو رہ محمدؐ پر
گردش زمانہ سے دل حزیں نہیں ہوتا

ہے جدا سب انبیاء سے شان رحمت آپکیؐ
ناز ہے خالق کو جس پر ہے وہ صورت آپکیؐ

کیا زمین و آسماں لوح و قلم شمس و قمر
دین و دنیا کی ہر اک شیٔ ہے بدولت آپکیؐ

آدم و عیسیٰ و موسیٰ کیا خلیل و اسماعیل
جلوہ فرما ہر نبی میں تھی رسالت آپکیؐ

جھک گیا سجدے میں کعبہ سرنگوں بت ہو گئے
اللہ اللہ مرحبا شان ولادت آپکیؐ

صورت یوسف پہ شیدا وہ نہ ہوتیں بالیقیں
دیکھ لیتیں گر زلیخا شان و شوکت آپکیؐ

ہے یہی عثمانؔ عاجز کی دعاء رب العلا
ہو میسر روز محشر میں شفاعت آپکیؐ

جس نے احمد کے در کو دیکھ لیا
خلد کی رہ گزر کو دیکھ لیا

دونوں عالم کا تاجور ہے جہاں
ہم نے ایسے نگر کو دیکھ لیا

ہو گیا رخ ادھر خدائی کا
مصطفیٰؐ نے جدھر کو دیکھ لیا

جلوۂ مصطفیٰ سے شرمندہ
ہوتے شمس و قمر کو دیکھ لیا

کنکروں نے بھی پڑھ لیا کلمہ
جب نبی کی نظر کو دیکھ لیا

عرش پر مصطفیٰ نے بے پردہ
خالق بحر و بر کو دیکھ لیا

اک اشارے سے انکے اے عثماںؔ
ٹکڑے ٹکڑے قمر کو دیکھ لیا

کیا خاک مزہ آئے اسطرح کے جینے میں
ہو ہند میں پروانہ اور شمع مدینے میں

رہ رہ کے مچلتا ہے دل درد سے سینے میں
جب قافلہ جاتا ہے کوئی حج کے مہینے میں

اب اسکے سوا کوئی حسرت ہی نہیں دل میں
مل جائے زمیں دو گز مدفن کو مدینے میں

اے باد صبا تو نے دیکھی نہ سنی ہو گی
سرکار دو عالم کے جو بو ہے پسینے میں

منزل ہے مری طیبہ کچھ اسکی نہیں پرواہ
موجوں میں سفینہ ہو یا موج سفینے میں

دنیا تو کیا عقبٰی بھی نادان سنور جائے
ہو عشق نبیؐ پنہاں گر دل کے نگینے میں

صدقے تری رحمت کے قرباں تری قدرت کے
عثمان کو بھی یارب پہنچا دے مدینے میں

حراء سے گونج اٹھی حق کی پکار آہستہ آہستہ
ہوا کافور باطل کا غبار آہستہ آہستہ

زہے تقدیر آیا رحمت عالم کے آنے سے
ہر اک سو بزم ہستی پر نکھار آہستہ آہستہ

اسیرانِ غم واندوہ تھے جو اک زمانے سے
سکوں پانے لگے وہ دل فگار آہستہ آہستہ

دو پارہ ہو گیا مہتاب سوئے آسماں جسدم
اٹھی وہ انگلئی عالی تبار آہستہ آہستہ

جناب حضرت فاروقؓ جب ایمان لے آئے
چڑھا اشرار مکہ پر بخار آہستہ آہستہ

چلینگے سوئے کوثر ناز سے روز قیامت میں
غلام انکے قطار و در قطار آہستہ آہستہ

قبول اتنی سی فرمالے دعاء عثمانؔ کی یارب
کہ پڑھتے کلمہ نکلے جان زار آہستہ آہستہ

عرش پر سب سے پہلے خدا نے یہ نظام وفا لکھدیا ہے

دونوں ناموں کو باہم ملا کر کلمۂ طیبہ لکھ دیا ہے

کر کے عالم کو پیدا خدا نے حکم یہ برملا لکھدیا ہے

جو محمدؐ کا ہے وہ ہمارا یہ اٹل فیصلہ لکھدیا ہے

دی صدا مصطفیٰؐ نے اے لوگو غیر کو کبریا کے نہ پوجو

ہیں یہ بیجان بت پتھروں کے جنکو تمنے خدا لکھدیا ہے

ہو گیا اختتام نبوت ہیں نبیؐ آپؐ ہی تا قیامت

آ کے عیسیٰ و مہندی کرینگے اتباع آپؐ کا لکھدیا ہے

ہے یہ فرمان فخر دو عالم میرے اصحاب ہیں مثل انجم

کی صحابہؓ کی تقلید جسنے پائیگا وہ جزا لکھدیا ہے

لے چلیں آپکو جب حلیمہ بولے ہمراہی حیرت سے واللہ

تیری تقدیر میں کبریا نے اے حلیمہ یہ کیا لکھدیا ہے

جب خلیل آگ کے بیچ پہنچے حکم خالق ہوا آگ کو یہ

ٹھرا اے آگ گلزار ہو جا ہمنے یہ فیصلہ لکھدیا ہے

کوئی عثمانؔ مانے نہ مانے بات حق صاف اور سیدھی کہدے

تلخ ہوتی ہے بیشک حقیقت عاقلوں نے بجا لکھدیا ہے

جلوہ گر جب جہاں میں محمدؐ ہوئے

کفر ٹوٹا اُڑے ہوش شیطان کے

سنکے محبوبؐ داور کے فرمان کو

کلمۂ طَیّبہ پڑھنے کنکر لگے

جاگ اُٹھی انکی تقدیر کونین میں

جو بھی دامان خیر البشر پا گئے

وہ ہجوم صحابہؓ حضورِ نبیؐ

گرد جیسے ستارے ہوں مہتاب کے

کوئی چشتی ہو جیلانی یا کلیری

سب یہ انوار ہیں فخر کونین کے

بتکدوں سے جو گزرے تو بت سر بہ خم

وحدہٗ لا شریک لہٗ کہہ اُٹھے

کاش عثمانؔ بھی یا خدا ایک دن

مسکن رحمت العالمیں دیکھ لے

قافلے سوئے طیبہ جو چلنے لگے
دل میں طوفانِ جذبات اُٹھنے لگے

بوئے گلزار طیبہ جو لائی صبا
پھول تو پھول کانٹے مہکنے لگے

جسطرف اُٹھ گئی انکی نظر کرم
غمزدہ دل خوشی سے اچھلنے لگے

رکھدیا جس جگہ پائے معجز نما
سنگ بھی موم بنکر پگھلنے لگے

آفتابِ رسالت کے انوار سے
مثل خورشید ذرّے چمکنے لگے

گونجی غارحراء سے جوحق کی صدا
قلب شیطان پر تیر چلنے لگے

سنکے عشاقِ صلِّ علیٰ کی صدا
عاشقان محمدؐ مچلنے لگے

توقیرِ محمدؐ ہے مرے قلب و جگر میں
کیا لاؤں میں شایان زمانہ کو نظر میں

فیضانِ محمدؐ سے ہیں سیراب دو عالم
یکساں ہیں سبھی شاہ و گدا انکی نظر میں

واللہ ضیائے رُخِ زیبائے محمدؐ
یہ بات کہاں انجم و خورشید و قمر میں

اللہ رے تابانیٔ ذرّاتِ مدینہ
دیکھی نہ سنی ایسی جلا لعل و گہر میں

کیونکر نہ گلِ خلد سے یہ خار ہوں بہتر
وہ دور ہیں طیبہ سے یہ ہیں طیبہ نگر میں

مومن کے لئے طرزِ نبیؐ فرضِ الٰہی
ہر حال میں لازم ہے سفر ہو کہ حضر میں

یارب دلِ عثماںؔ کی یہی تجھ سے دعاء ہے
کرلوں درِ سرکار پہ کچھ عمر بسر میں

ہے مومنو حکم خدا پڑھتے رہو ہر دم سدا

صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

لائے جب تشریف دنیا میں محمدؐ مصطفٰےؐ

ہو گیا رشک ارم ہر ایک ذرّہ دہر کا

مٹ گئیں تاریکیاں پھیلا اُجالا نور کا

تھی فرشتوں کی زبانوں پر یہی پیاری صدا

صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

اذن جب جبریل نے سدرہ پہ رخصت کا لیا

بولے آقاؐ چھوڑتے ہو ساتھ کیوں ہمدم بھلا

عرض کی جبریل نے یوں عاجزانہ مصطفٰےؐ

خاک ہو جاؤنگا میں گر اک قدم آگے بڑھا

صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

بعد خالق مرتبہ ہے سب سے اعلیٰ آپکا

وجہِ تخلیق جہاں ذات محمدؐ مصطفٰےؐ

زلف ہے وَالَّیل تو وَالشَّمس چہرہ آپکا

لاڈلے اللہ کے جن و بشر کے پیشوا

صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

وصف کیا عثمان سا عاجز کرے سرکار کا

ذہن قاصر ہے قلم لرزاں ہے عاجز ہے زباں

سوچتا ہوں میں کہاں ہوں اور کہاں خیر الوریٰ

مختصر بس آپؐ ہیں مخلوق میں سب سے سوا

صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

دولت نہ کام دیگی شہرت نہ کام دیگی
پیشِ خدا یہ شان وشوکت نہ کام دیگی

اللہ کی اطاعت مقصد ہے زندگی کا
چل اُس پہ جو بتایا سرکار نے طریقہ
مضبوط تھام دامن اللہ کے نبیؐ کا
مفہوم بس یہی ہے اے بندے بندگی کا
اسکے علاوہ کوئی حکمت نہ کام دیگی

ہو جائیگی جو مدھم لو شمع زندگی کی
کر لینگے سب کنارا اولاد بھائی بیوی
لیجائینگے لحد پر میّت اُٹھا کے تیری
مِنھَا خَلَقنَا کہکر سب ڈال دینگے مٹّی
پھر آگے دوستوں کی الفت نہ کام دیگی

گوشے میں قبر کے جب ہوگا ترا بسیرا
منکر نکیر آکر پوچھینگے حال تیرا
جو کچھ کیا جہاں میں سب پیش پیش ہوگا
سکّہ بس اُس وطن میں اعمال کا چلے گا
اسوقت اِس جہاں کی ثروت نہ کام دیگی

ہوگا بروز محشر جب سامنا خدا کا
اُسوقت نفسی نفسی ہر اک بشر کہے گا
ہر اک عمل سمجھ لو میزان میں تلے گا
اعمال کے مطابق تقسیم ہوگا حصّہ
عثمانؔ کوئی اس دم حجّت نہ کام دیگی

اللہ اللہ مرحبا صلِّ علیٰ کا پالنا　　رحمت عالم حبیب کبریا کا پالنا

قابل صد رشک فخر انبیا کا پالنا　　نہ کہیں دیکھا سنا ایسی ادا کا پالنا

ہے نرالا آمنہ کے دلربا کا پالنا

رحمت یزداں کے تاروں سے بنایا ہے اسے　　حور وغلمان وملائک نے سنوارا ہے اسے

پھولوں سے گلزار جنت کے سجایا ہے اسے　　سارے نبیوں کی دعاؤں نے نکھارا ہے اسے

رحمت حق ہے سراپا مصطفےٰ کا پالنا

ہے کشیدہ کاری اسمیں سورۂ رحمٰن کی　　اور جھالر میں لگی ہیں پتیاں ریحان کی

بیل اور گوٹا کناری حق کے ہیں فرمان کی　　لا الٰہ کی ہے ڈوری جالیاں عرفان کی

نور کی قندیل ہے نور الہدیٰ کا پالنا

صبر کا تکیہ توکل کا بچھونا تھا بچھا　　تھا ردائے نور میں نور مجسم پر ضیا

مشکباری کے لئے فردوس کی ٹھنڈی ہوا　　حوریں گا گا کر سناتی تھیں ترانہ حمد کا

اور جھلاتے تھے فرشے مصطفےٰ کا پالنا

ہے یہ گہوارہ فلاح دین ودنیا دوستو　　اسمیں مضمر ہے رضائے کبریا اے مومنو

اس سے وابستہ محمد کا ہے بچپن جان لو　　تھام لو مضبوط اے عثماںؔ اسکی ڈور کو

ہے سکونِ قلب وجاں خیر الوری کا پالنا

سراپا رشکِ جنت ہر نظارہ ہے مدینے میں
نظر آتا زمیں پر عرش اعلیٰ ہے مدینے میں

بیاں کر پائے کیا کوئی کہ کیا کیا ہے مدینے میں
نہیں ہے جس کا ثانی وہ عجوبہ ہے مدینے میں

وجود پاک جس کا رونق گلزار ہستی ہے
وہی ابر کرم رحمت سراپا ہے مدینے میں

سوالی جس کے در پر ہیں شہنشاہِ زمانہ بھی
سخی اللہ م ایسا نرالا ہے مدینے میں

کرم جود و سخا لطف و عطا مہر و وفا الفت
سبھی کچھ ہے بتاؤ تو نہیں ہے کیا مدینے میں

ملا کرتا نہیں نسخہ یہ دنیا کے طبیبوں پر
دلوں کے درد کا تو بس مداوی ہے مدینے میں

میسر آئے یارب وہ بھی دن عثمانؔ خستہ کو
مدینے سے پیام آئے بلایا ہے مدینے میں

